



رجب 1444ه، فروري 2023ء

شاره نمبر:48

021 - 34993436 - 7:رابط www.QuranAcademy.edu.pk







ایم موضوع

ڈاکٹر محدالیاس

اداریه — مغرب کامتعصبا نه رویه اورامت مسلمه

واكثراسراراحد وثلثة

ملفوظات صدر مؤسس المجمن خدّام القرآن ، كراجي معن<mark>حه نمبر:06</mark>

شجاع الدين شخ طِفظهُ

اقتباسس نگران الجمن خدّام القرآن ، كراچي

راحل گوہر صدیقی

اصحاب صفه رنی الدُّرُ

ڈاکٹر مقبول احد کمی

آ فات سماوی کے اسباب و محر کات مسفحہ نمبر:<mark>12</mark>

زوجه محدامثرف

کوئی ہے جو نصیحت حاصل کر ہے

شجاع الدين شيخ طِفْلَهُ

قرآن حکیم کاانقلابی منشور (نطاب عام)

بطالعاتی دوره

روداد برائے مطالعاتی دورہ مدارس اسلامیہ کراچی

ما ہانہ رپورٹ

ا جمن خدّام القرآن سندھ کے تحت جاری سر گرمیاں **مسخم نمبر:26**

رجب 1444 هـ، فروري 2023ء

صفحه نمبر: 01

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 48





وَ لِتَصْغَى اللَّهِ اَفِي كَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْاَخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُواْ مَا هُمْهُ مُّقْتَرِفُوْنَ (الانعام: 113) ترجمہ: (یہ سب کچھ ہم انہیں اسی لیے کرنے دیے رہیں کہ) جولوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل اس طرف مائل ہوں اور وہ اس سے راضی ہوجائیں اور ان برائیوں کا اکتساب کریں جن کا اکتساب وہ کرنا چاہتے ہیں۔

تشریح: لعنی جولوگ آخرت پرایمان نہیں رکھتے وہ ان ہرایات پر کان نہیں دھریں گے اور ان شیطانوں کی وسوسہ اندازی پر توجہ دیں گے۔ اس لیے کہ جو

لوگ آخرت پرایمان نہیں لاتے ان کی تمام صلاحیتیں دنیاوی کاموں میں صرف ہوتی ہیں۔ ایسے لوگ جب دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ہر موڑ پر شیاطین بیٹھے ہوئے
ہیں اور نبی کے مخالف ہیں، نبیوں کے متبعین کو رات اور دن اذبیت دستے ہیں اور یہ شیاطین ایک دوسر سے کے مددگار ہیں، ایک دوسر سے کی باتوں کو

مزین بنا دیتے ہیں اور ایک دوسر سے کی قولی اور فعلی تائید کرتے ہیں۔ اس لیے یہ دنیا پرست لوگ شیاطین کے تابع ہموجاتے ہیں اور ان کے اس باطل

رعب و داب اور شان و شوکت سے مرعوب ہموجاتے ہیں۔ طلائکہ ان کا یہ اقتدار اور قوت نہایت ہی کمزور ہوتی ہے۔ چنانچ یوں وہ بھی برائی اور گناہ

کماتے ہیں اور شر، معصیت اور فعاد کے پھیلانے میں شریک ہوجاتے ہیں۔ اس توجہ اور اصغاء کی وجہ سے یہ دنیا پرست شیطانی ہدایات لیت رہتے ہیں۔

(تفیر فیلال القرآن ۔ سیقطب شید پیشے)

فرمان نبوى الشوسية

عَنۡ أَبِهُ مُرْيُرَةٌ رَضِى اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُول اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْنِ اللهِ عَلَيْنِ اللهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ الْآخَرَيَدُ خُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَنَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتِشُهَدُ.»

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ڈگاٹھڈ سے روایت ہے کہ رسول اللہ طن گئیآٹی نے ارشاد فرما یا اللہ تعالیٰ (اپنی بے نیازی اورشان کریمی پر)ان دو آدمیوں (کے انجام)
کے بارہے میں تبسم فرماتے ہیں جن میں سے ایک دوسرے کوقتل کر دیتا ہے اور قاتل و مفتول دونوں جنت میں جاتے ہیں اوراس طرح کہ ایک مسلمان اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا دوسرے کا فرکے ہاتھ سے شہید ہوتا ہے (جنت میں جاتا ہے) اس قاتل کو اللہ تعالیٰ کفر و شرک سے تو بہ کرنے کی توفیق عطافر ما دیتا ہے وہ کفر و شرک سے تو بہ کرنے کی توفیق عطافر ما دیتا ہے وہ کفر و شرک سے تو بہ کرتا ہے مسلمان ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہوا شہید ہوتا ہے (اور جنت میں جاتا ہے)۔

تشریح: قاتل اور مقتول دونوں کے جنت میں جانے کی صورت اور وجہ ظاہر ہے کہ یہ سب کچھ تو بہ کا کرشمہ ہے یہ قاتل کفر و مشرک سے تو بہ کرنے اور پھر بطور کفارہ اللہ کی راہ میں کافروں سے جنگ کرنے کی بدولت ہی شہیداور جنت کا مستق ہموتا ہے ورنہ ایک مسلمان کو قتل کرنے کے جرم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جاتا اس لیے تو بہ کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے تو بہ کرنے میں ذرہ برابر تسامل اور تاخیر نہ کرنی چاہیے خواہ کفروشرک سے ہمو، خواہ اور گاہوں سے ہمو، اللہ تعالیٰ ہم سب کوصدق دل سے تو بہ واستغفار کی توفیق عطا فرمائیں۔ (خیرالصالحین شرح ریاض الصالحین ۔۔۔ ادریس میر شی پھیلاً)

مغرب كامتعصبانه رويه اورامت مسلمه

و اکٹر محد الیاس مدیر تعلیم ، انجمن خدام القران ، سندھ کراچی

گزشتہ دنوں سویڈن، ہالینڈاورڈنمارک میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعات ہوئے۔اس سے قبل بھی مغرب کے کئی شہروں میں رسالت ماب محدرسول الندسٹی آئی شان اقدس میں گستاخی اور نازیبا کلمات اداکر کے مسلمانانِ عالم کے جذبات واحساسات اوران کے دینی عقائد کو مجروح کیا گیا ہے اور یہ سلسلہ برسوں سے جاری ہے، اوراس طرح کے نفرت انگیزاقدامات اور مذہبی منافرت پھیلانا مغرب اپنا آزادی اظہار کا حق سیمت ہے۔ یہ مغرب کا وتیرہ ہے کہ وہ وقفہ وقفہ سے اس قسم کے نفرت آمیز رویوں سے مسلمانوں کی دینی حمیت وغیرت کوپر گھتا ہے اور انداز سے لگا تاربتا ہے کہ امت مسلمہ میں اپنے دین ،اپنے پیغمبر کی محبت اورا پنے آسمانی صحیفے کے ساتھ ان کے عقیدے اوراحترام کا پیمانہ کی کمزوری اوران کے روایتی مسلمان ہونے سے اسے اپنے مفاوات عاصل کرنے اور اپنا فکر وفلسفہ پھیلانے کی راہ ہموار ہوتی نظر آتی ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس نے ہمیشہ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے امت مسلمہ کی صفوں میں سے ہی مہرے نکا لے ہیں۔

مغرب چاہتا ہے کہ دنیائے اسلام اپنے آپ کو مکمل طور پراس کے رنگ میں رنگے اور مکمل طور پراس کے ایجنڈ ہے کواختیار کرہے تومشرق ومغرب کے مابین امن وسلامتی کی فضاقائم ہوسکتی ہے ۔ یہ مغرب کا طے شدہ فیصلہ ہے کہ دنیا ئے اسلام پرمغرب کے ایجنڈے کوسوفی صدنافذ کیا جائے اور عالم گیریت کے نئے نظریات اور تصورات سے کام لے کراملِ مشرق کو بالعموم اور دنیائے اسلام کو بالخصوص مغرب کا تابع مهمل اور نقل مطابق اصل بنایا جائے۔

امت مسلمہ کی یہ برقسمتی ہے کہ ملک و ملت کا اجتاعی نظام ان لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جواسلام سے براہِ راست واقف نہیں ہیں۔ اسلام کے ساتھ ان کی جذباتی وابستگی کی بنیاد پر عمارت بنا نے کی مثال ریت پر عمارت بنا نے جمیسی ہے جو بود کی اور کمزور ہوتی ہے اور زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتی، اسی طرح جذباتی وابستگی کی یہ عمارت بھی پائیدار نہیں ہوسکتی۔ ان کے ہاں فہم اسلام کی کوئی مضبوط علمی اور فکری بنیاد نہیں ہے اس لیے یہ مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اس فکری بنیاد کی فراہمی کے لیے امت مسلمہ کو اجتاعی سطح پر، حالات کی چلتی نبض کو پچان کر کوئی ٹھوس اور پائیدار لائحہ عمل تشکیل دینا ہوگا۔ یہ کام محض کسی وعظ یا مطالبے یا بینریا وھر نے سے نہیں سبنے گا۔ اس کے لیے الگ سے جدوجہد کرنی پڑھ کی ۔ اور اگریہ نہ ہوا تو مغرب اسی طرح ہمارہ جدبات واحساسات سے کھیلٹا اور ہمارے دینی شعائر پرا پنے متعصبانہ اور شیطانی حملے کرتا رہے گا اور ہمارے اس کی جسارت اور گستا نحوں پر چند مذمتی جملے بول کر مطمئن ہو کر پیٹھ جائیں گے کہ ہم نے مسلمان ہونے کاحق ادا کر دیا۔ جبکہ مغرب پر ہمارے مذمتی جملوں کانہ ذرہ بھر اثر ہوگا اور نہ اُس کی بیٹانی پر کوئی شکن آئے گی۔ گستاخی، اہانت، تو ہین رسالت اور کتاب اللہ کی بے حرمتی کے یہ سلسلے دراز ہوتے طبے جائیں گے۔ یہ نوشتہ دیوار ہے!

* * * *

سب سے عظیم مذہب اسلام ہے ہمارا

کھتے ہیں جس کو مسلم وہ نام ہے ہمارا

اس کے ہی دم قدم سے آرام ہے ہمارا

سارے جہاں کو بس یہ پیغام ہے ہمارا

مُردہ جہاں پہ اتنا انعام ہے ہمارا

مصر و یمن ہمارے اور شام ہے ہمارا

نقش قدم ہویدا ہر گام ہے ہمارا

ہر بزم ہے ہماری ہر جام ہے ہمارا

کندہ ہر ایک ذرہ پر نام ہے ہمارا

ایمان اور یقیں پر انجام ہے ہمارا

مولاناسيد محد ثاني حسيٌّ

ہر جان و مال دل سے اسلام پر فدا ہیں دل سے عزیز ہم کو اسلام ہے ہمارا

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 48 مرجب 1444 هـ ، فروري 2023 ۽



صدائے ساز ہوگی اور نہ ساز بے صدا ہوگا
سب اُس کو دیکھتے ہوں گے، وہ ہم کو دیکھتا ہوگا
درِ رجنت نہ وا ہوگا، درِ رحمت تو وا ہوگا
یہ کیا کم ہے؟ ہمارا اور ان کا سامنا ہوگا
خوشا! درد دے کہ تیرا درد، دردِ لا دوا ہوگا
مگر جو دل پہ گزرہے گی وہ دل ہی جانتا ہوگا

جھی سے ابتدا ہے ، تو ہی اک دن انہا ہوگا ہوگا ہمیں معلوم ہے، ہم سے سنو، محشر میں کیا ہوگا میر میں کیا ہوگا میر محشر ہم السے عاصیوں کا کیا ہوگا جہنم ہو کہ جنت، جو بھی فیصلہ ہوگا اسی امید پر ہم طالبانِ درد جیتے ہیں اسی امید پر ہم طالبانِ درد جیتے ہیں یہ مانا بھیج دے گا ہم کو محشر سے جہنم میں

نعت رسول مقبول طالع الله المالية

قدرت بے مثل آپ اپنی تماشائی نہ تھی لفظ میں معنی تو تھے، معنی میں گہرائی نہ تھی تھے فط میں معنی میں گہرائی نہ تھی تھے فدا سے آشا، خود سے شاسائی نہ تھی زندگی پھر برم جال تھی، قید تنہائی نہ تھی کب مربے مولا ملٹی آئی کی ایسی روح افزائی نہ تھی شینی افرائی نہ تھی شینی افرائی نہ تھی

زیست جب تک اُن طُنَّ اَلَیْمَ کے خدوخال میں آئی نہ تھی پیلے نسخہ حکمت سے قبل اپیرِ حکمت سے قبل آپی اُلی کا تعلق کا اُلی کا میں کھل گئیں آپی کھل گئیں جب خدا کے ساتھ کا نوں میں رہا نام رسول مُلیُّ اَلِیْمَ اِلَّ کُورِ میں کی میں سے اِلیہ کا نوں میں رہا نام رسول مُلیُّ اللّٰہ اِللّٰ اِللّٰہ کی سی کیفیت مری رگ رگ رگ میں ہے اِلیہ اِللّٰہ کی سی کیفیت مری رگ رگ رگ میں ہے

ملفُوظاتْ صِدْرِمُوْرِت سِ الْجُمنْ خُدَّامُ القُرانَ ، کراچی گمراہی کا اصل سبب گمراہی کا اصل سبب

واكثر اسراراحد مثية

ہمارے ذہنوں میں ڈارون کے ارتفاکا فلسفہ چھاگیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکلاکہ آج ہم اپنے آپ
آپ کوصر ف حیوان سمجھتے ہیں اور اس سے بڑھ کرکچھ بھی نہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہم اپنے آپ
کو نسبتاً زیادہ ارتفایا فتہ حیوان سمجھتے ہیں۔ لہذا جتنا فرق گدھے اور گھوڑ ہے میں ہے بس اتنا ہی
فرق گوریلا اور انسان میں سمجھا جاتا ہے کہ نوعیت کا فرق نہیں ہے، بس کمیت کا فرق
ہو جکے ہیں جس
کی بنا پر انسان مسجودِ ملائک اور خلیفۃ اللہ قراریایا تھا۔

انسان کے لیے اس حقیقت کو سمجھ لینا ضروری ہے کہ میرا مادی وجود تو میراحقیر سا پہلوہ، جبکہ میری اصل حقیقت وہ روح ربانی ہے جو میر سے اندر پھونکی گئی ہے۔ وہ روح رب العالمین کی طرف سے آئی ہے اور وہیں لوٹ جائے گی۔ جبکہ ہمارایہ مادی وجود مٹی سے بنا ہے اور پھر مٹی ہی میں چلا جائے گا۔ عربی کا مقولہ ہے: کل شٹی ید جع الیٰ اصله، "ہر چیزا پنی اصل کی طرف لوٹ جاتی ہے۔"

روح وہاں سے آئی ہے وہیں جائے گی، جسدیہاں سے آیا ہے، یہیں رہ جائے گا۔ یہ ہے انسان کی حقیقت!

(بسلسله اربعين نبوي طنَّهُ لِيلِّم، خطابِ جمعه)

اقتبائر منگران المجمئ فرام القران ، کراچی شرف انسا نبیت شجاع الدین شخ طلع

کھانا پینا، موج اڑانا، یہ سب تو جانوروں کا تصور ہے۔ اس طرح کے چند تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالی نے حضرت انسان کو عزت نہیں دی۔ انسان کو تو اللہ نے اپنی خلافت دے کر بھیجا۔ روح ڈال کراس کی عزت اور تکریم کا ذکر فربایا۔ اپنے دو نوں ہاتھوں سے بنانے کا ذکر فربایا۔ اس کو اپنی نما نندگی دے کر زمین پر بھیجے کا ذکر فربایا۔ تو وہ بندہ جب روح کے تقاضوں پر عمل کرسے تو اس کی عزت و تکریم ہے۔ اگر نہیں کرتا تو بے مقصد زندگی گزارتا ہے۔ آج اس دور میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ زندگی کی مقصدیت ہی ختم ہو چکی ہے۔ اور فضونیات اور اللے تللوں میں مال اور وقت کا ضیاع ہورہاہے۔ ۔ ۔ ۔ اقدار کا جنازہ نمل رہا ہو، فضونیات اور اللے تللوں میں مال اور وقت کا ضیاع ہورہاہے۔ ۔ ۔ ۔ اقدار کا جنازہ نمل رہا ہو، پر یعت کے احکامات ٹوٹ رہے ہوں اور مومن کو آج رونا نہیں آرہا، لیکن کرکٹ میں پاکستان ہار جائے تو رونا آتا ہے۔ ۔ ہمارٹ فون برینڈ کا نہیں ملا تو بڑا رونا آتا ہے۔ ۔ ہم حال شریع کہ جب روح کو پہچانیں اور اس کے تقاضوں پر عمل کریں تب شرف انسانیت بندہ پائے گا۔

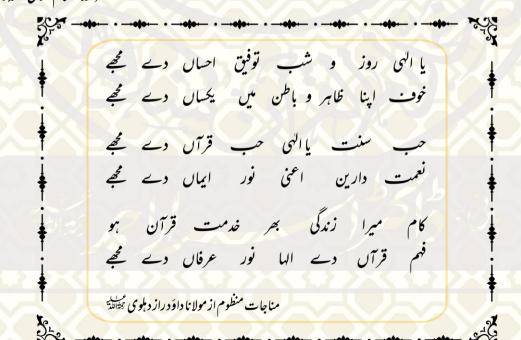
(عوامی اور حکومتی طرز عمل خطابِ جمعه ، جامع مسجد القرآن ، قرآن اکیڈمی DHA کراچی)

حكمت ودانش

کیا عروج کے لیے سائنسی ترقی ناگزیر ہے

عصرِ حاضر کے کچھ نیم ماڈرن مفکرین کا نعال ہے کہ سائنس اور ٹینا لوجی میں ترقی کے بغیر امت مسلمہ عروج کا سفر
طے نہیں کر سکتی ، اسی طرح عقلِ انسانی کے بغیر قرآن و سنت کا صحح ادراک و تدارک بھی ممکن نہیں ، وہ کہتے ہیں کہ
اسلام ایک دور کا پیامبر تھا جو عقلیت ، سائنس اور مسلمانوں کو ان امور میں قائدانہ صلاحیت عطاکر نے کے لیے آیا تھا ۔ ان کا یہ بھی نعال
ہے کہ قاہرہ ، بغداد اور قرطبہ نے دنیا کو روشن خیالی عطاکی ، لیکن اب مسلمان سائنسی پسماندگی کی وجہ سے زوال کا شکار ہیں اور وہ زوال
امت کے اسباب میں سب سے بڑا سبب یہ گروا نتے ہیں کہ مسلمان سائنسی ترقی سے پیچھے ہیں ، یہی ان کا وجہ زوال بنی ۔ دو سری بات یہ کہ
سائنس اور ٹینیالوجی کو عام طور پر ایک ہی سمجھا جاتا ہے حالانکہ دو نوں کے در میان واضح فرق ہے ، سائنس تو معلومات کو منطق اور تجر بے
پر پرکھ کر متعین قوانین کی دریافت کا نام ہے ، اس کے مقابلے میں ٹینیالوجی ، معلوم شدہ سائنسی قوانین کا اطلاق کر کے ایسی اشیا کی تیاری کا
طریقہ کارہے جن کی مارکیٹنگ ممکن ہو۔

سائنس توایک علم کا نام ہے مگر موجودہ دور کی " ٹیکنوسائنس" کا گہرا تعلق سرمایہ داری کے ساتھ ہے۔ ٹیکنالوجی ، سرمایہ داری کی اقدار اپنے ساتھ لیے ، اس کا ثبوت یہ ہے کہ جن معاشروں میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو عروج حاصل ہوا ان تمام معاشروں میں مذہبی ، اخلاقی اور خاندانی اقدار زوال پذیر ہوگئیں ، امریکی اور پورپی معاشر سے اس کی واضح مثال ہیں اور اب چین بھی اسی راہ پر گامزن ہے۔ مذہبی ، اخلاقی اور خداسلام حقانی ، سہ ماہی الصدیق ، صوابی)



رجب 1444 هـ، فروري 2023ء

صفحہ نمبر:08

تاج رسالت کے انمول نگینے

اصحاب صفه شاللهم

راحيل گوہر صدیقی

(معاون شعبه تصنیف و تالیف قرآن اکیڈمی یسین آباد)

تحویل قبلہ کے بعد مسجد نبوی ملٹی آیاتی کا رخ بیت اللہ کی طرف ہوگیا توقبلہ اول کی طرف دیواراوراس کے متصل جو جگہ تھی وہ اُن فقراو غربا کے ٹھیر نے کے لیے بدستور چھوڑ دی گئی کہ جن کے لیے کوئی ٹھکا نہ اور گھر بار نہ تھا۔ یہ جگہ صفہ کا نام سے مشہور ہے۔ صفہ لغوی اعتبار سے سائبان اور سایہ دار جگہ کو کہتے ہیں، جبکہ سیرت کی کتا بوں میں وہ سایہ دار چبوترا بیان ہوا ہے جو رسول کریم طفی آئی آئی نے ہجرت کے بعد مدینہ پہنچنے پر حجرہ مبارک سے قریب حدودِ مسجد نبوی طفی آئی آئی میں اور علی ہوا ہے فقر پر نقط مبارک سے قریب حدودِ مسجد نبوی طفی آئی آئی میں بے گھر مهاجرین کے لیے بنوایا تھا۔ ان میں وہ ضعفا مسلمین اور فقر اشاکرین تھے جو اپنے فقر پر نقط صابر ہی نہ تھے بلکہ امرا اور اغذیا سے زیادہ شاکر اور مسرور تھے۔ جب احادیث قدسیہ اور کلماتِ نبویہ طفی آئی آئی سننے کی غرض سے بارگاہ نبوت و سابر ہی نہ تھے بلکہ امرا اور اغذیا سے زیادہ شاکر اور مسرور تھے۔ جب احادیث قدسیہ اور کلماتِ نبویہ طفی آئی آئی سننے کی غرض سے بارگاہ نبوت و رسالت میں حاضر ہوتے تو یہاں ہی پڑے رہے رہتے تھے۔ لوگ ان حضرات کو اصحاب صفہ کے نام سے یاد کرتے تھے۔ گویا یہ اس بشیر و نذیر اور نبی فقیر کی خانقاہ تھی۔

اصحابِ صفہ میں جومشہور صحابہ کرام ٹٹکاٹٹٹ شامل ہیں ان میں ابو ذر غفاری ، ابنِ یاسر ، سلمان فارسی ، صهیب رومی ، بلال ، ابو ہریرہ ، عقبہ بن عامر ، خباب بن ارت ، حذیفہ بن بیان ، ابوسعیہ خدری ، بشیر ابن خصاصہ اور ابوموہبہ ٹٹکاٹٹٹ کے نام نامی سیرت کی کتابوں میں درج ہیں ۔ انہی حضرات کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے :

وَاصْدِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدُعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَلُاوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيُدُونَ وَجُهَلا وَلا تَعْلُ عَيْنَكَ عَنْهُمْ * تُرِيْدُازِيْنَكَ الْحَلِوةِ اللَّانْيَا * (الحمن : 28)

(ترجمہ)"اور جولوگ صبح وشام اپنے پرور د گار کو پکارتے اور اس کی خوشنو دی کے طالب ہیں ان کے ساتھ صبر کرتے رہواور تہاری نگا ہیں ان میں سے (گزر کراور طرف) نہ دوڑیں کہ تم آرائش زندگانی دنیا کے خواستگار ہوجاؤ۔"

۔ اصحابِ صف<mark>ہ ارب</mark>ابِ توکل و تبتل کی ایک جماعت تھی جس نے تعلیم دین ، تبلیغ اسلام ، جہاداور دوسری خدمات کے لیے اپنی زندگی <mark>وق</mark>ٹ کردی

تھی۔اُن کو نہ تجارت سے کوئی سروکارتھا نہ اِن کوزراعت سے مطلب تھا۔ لیل و نہا رتزکیہ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم پانے کے لیے

آپ الٹی آلیم کی خدمت میں حاضر رہتے اور وہیں ذکر ومذاکرہ کیا کرتے تھے۔

صفہ صرف ایک چبوترہ ہی نہیں تھا بلکہ صحابہ کرام ٹٹائٹڑ کے لیے دینی درس گاہ اور روحانی تربیت گاہ تھا۔ یہاں انہیں تعلق باللہ ، محبت رسول طنٹی آیٹم، مادیت پرستی سے کنارہ کشی، فکرِ آخرت، خودداری وقناعت، دانائی وحکمت اور میانہ روی وسادگی کے ساتھ ساتھ خلافتِ ارضی کا

رجب 1444 هـ، فروري 2023ء

صفحه نمبر: 09

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 48

کاروبار سنبھالنے کے لیے کتاب اللہ اور سنت ِ رسول طلّی آیٹی کی صورت میں آئینِ جہاں داری کی بھر پور تربیت دی جاتی تھی۔املِ بیت کرام کے بعداصحابِ صفہ حضور خاتم المرسلین طلّی آیٹی کے قریب ترین لوگوں میں شامل تھے۔

تاریخ عالم گواہ ہے کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے بعض اصحاب صفہ قبیلوں اور علاقائی جماعتوں کے ہمر دارو معزز بزرگ تھے، مگراسلام وابیان کی روشنی اور حضور طرفی آیا آئی صحبت نورانی نے ان کو دنیائے فانی کو چھوڑ کر دائمی حیات کے لیے اساسی کر دار کا غازی بنا دیا۔ تاریخ اسلام میں اصحابِ صفہ مرکزی حیثیت اور امت مسلمہ کے لیے جان ومال اور ترک وطن کی قربانی کی راہنمائی کا بنیادی درجہ رکھتے ہیں۔ دین کی حفاظت، دین کی تحقیق، دین کی نشر واشاعت کا یہی حضرات اصحاب النبی طرفی آئی آئی معلمیت اور مقتی نہ دین کی نشر واشاعت کا یہی حضرات اصحاب النبی طرفی آئی آئی معلمیت اور مقرب کی نشر واشاعت کا یہی حضرات اصحاب النبی طرفی آئی کے مقام حاصل کر حکیے ہیں۔ ان ہی اصحاب کو حضور طرفی آئی آئی معلمیت اور مشر فِ تلذ حاصل تھا۔ آج دنیائے اسلام اسی نفشِ قدم پر چل کر دینی مراکز و دینی مدارس قائم فرماکرا سپنے ایمان واسلام کو باقی رکھے ہوئے سے ۔ جب تک اصحابِ صفہ کے طرز پر طریقہ تعلیم و تعلم ، حبِ رسول ، عقیدہ توحید ، ہر قسم کی قربانی امت میں باقی رہے گی۔ تو دارین کی سعادت نصب ہوتی۔

یہ مدارسِ اسلامیہ جواس وقت روئے ارض کے چپہ چپہ پر قائم ہیں ، در حقیقت ان کا ربط و تعلق اس مدرسہ صفہ سے ہے جوروئے زمین کاسب سے پہلا مدرسہ ہے ، جس کے بانی و مؤسس ، معلم و مربی ، محنِ انسا نیت ، شفیع الذنبین ، محبوبِ ربّ العالمین حضرت محمد رسول اللّه طَلَّمَائِیَا ہِمَّا کے مخصوص صحابہ کرام ڈٹاکٹیُڑ ہیں ۔

یہ درس گاہ جو تاریخ میں صفہ کے نام سے جانی جاتی ہے اس کا مقصدیہ تھا دین اسلام کی نشر واشاعت اور دعوت و تبلیغ کے لیے ایک ایسی جماعت تیار کی جائے جوشب وروز حضور طبخ آیا کہ خدمت میں رہ کر شریعت کے اسرار ورموز سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ تمام تراسلامی رنگ میں رنگ جائیں ۔گفتار وکر دار ، نشست وبرخاست اور قول وفعل میں صحبتِ نبوی طبخ آیا کے پر توسے منور ہموجائیں۔

اصحابِ صفہ شب وروز تزکیہ نفس، تعلیم و تربیت، ذکر و فکر اور عبادت و تلاوت میں مشغول رہتے، ان کے بال بچے نہ تھے اور نکاح کر لیتے تو اس حلقہ سے نمکل آتے تھے اور ان کی جگہ دوسر سے لوگ داخل ہوتے تھے۔ نہ تو دنیا کی چمک دمک پران کی نظر تھی اور نہ ہی کاروبار اور تجارت وزراعت سے کوئی سروکار، وہ مفلس و نادار تھے۔ ان کے پاس اتنا کپڑا نہیں ہو تا تھا جس سے وہ سر اور پیرایک ساتھ چھپا سکیں۔ ان کے پاس خورونوش کی چیزیں نہیں تھیں، بھوک کی شدت اور ضعف سے نماز پڑھتے ہوئے گر پڑتے، جو ان کی حالت و کیفیت سے واقف نہیں تھے، وہ سمجہ میں تاریخ

سمجھتے تھے کہ یہ دیوانے ہیں۔

اس کا سبب یہی ہے کہ جولوگ دینداری کی طرف زیادہ جھکے ہوتے ہیں ان کا گزارا مشکل ہوتا ہے ،ان بے چاروں کے حصے میں قدرِ قلیل آتا ہے۔ ہاں چونکہ ان کے دین کا کام باشرف مانا جاتا ہے اس لیے مخلوق کے دل میں ان کی بڑی قدرومنزلت ہوتی ہے۔اوروہ عزت ووقار کی نگاہ سے ان کو دیکھتے ہیں اور یہ اسی لیے دنیاوی اہلِ جاہ کے سامنے نہیں جھکتے اور ان کے پاس نہیں پھٹنتے ،اگروہ ایسا کرتے تو انہیں کچھے فائدہ پہنچ جاتا۔ مگروہ چونکہ دین کے باشرف کام میں ہر وقت جسم و دماغ سے لگے رہتے ہیں ، ان کے پاس اتنا وقت ہی نہیں ہوتا کہ وہ دنیوی عہدے داروں کی خدمت میں لگیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنے پیشے کو اس قدر باعزت واحترام جانے ہیں کہ ان کا نفس ہر گزگوارا نہیں کرتا کہ وہ دنیا داروں کی خاطر اور دل جوئی میں وقت لگائیں۔ لہٰذاانہی اسباب کی بنا پر مذہبی لوگوں کی حالت بھی نہیں سنبھلتی۔

قرآن حکیم میں ان نفوس قدسیہ کے لیے یہ الفاظ وار دہوئے ہیں:

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ ٱحْصِرُوا فِي سَبِيْلِ اللهِ لا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ مُ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعُرِفُهُمْ بِسِيلهُمْ ۗ لا يَسْتَكُونَ

رجب 1444هـ، فروري 2023ء

"وہ حاجت مند (تمہاری امداد واعانت کے مستی ہیں) جواللہ کی راہ میں (کسبِ معاش سے) روک دیے گئے ہیں وہ (روزی حاصل کرنے کے لیے) زمین میں (کہیں) آ جا نہیں سکتے ناواقف آ دمی توان کے (سوال کرنے سے) بجئے کی وجہ سے ان کو مالدار گمان کرتے ہیں (لیکن) تم ان کے فقر وافلاس کوان کے چہرہ بشرہ سے پہچان سکتے ہووہ لوگوں سے سوال ہی نہیں کرتے کہ (پیچھے پڑیں اور) اصرار کریں ۔" مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آیت کریمہ انہیں نفوس قدسیہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن کی زندگی کا مقصد وحید صرف تعلیم دین اور جہاد تھا۔ ٹھنڈ سے دل سے غور کرنے کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول میں تھیے افراد ایسے ہونے چاہئیں جن کی حیات طیبہ کلی طور پر علم و دین

کے لیے وقت ہو چکی ہو، اس مقدس مشغلہ کے علاوہ ان کا اور کوئی مشغلہ ہی نہ ہو۔ اب رہا یہ سوال کہ وہ کھائیں گے کہاں سے ؟ اور ضروریات معاش پوری کیسے کریں ؟ توقر آن حکیم کی تعلیمات اور نبی کریم ملٹی آپٹی کا تکفل اور خبر گیری کے تعامل میں اس کا واضح جواب صرف یہی ملتا ہے کہ ان کی ضروریات کا تکفل اور خبر گیری امت مجریہ کے ذمہ فرض ہے ، وہ اپنے صدقات وخیرات اور زکوۃ سے ان کی خدمت کر ہے گی۔ اسی لیے علم دین میں مہارت وخصوصیت فرضِ کھا یہ ہے ، فرضِ عین نہیں کہ ہر شخص کے بس کا یہ کام نہیں۔

عربوں میں لکھنے پڑھنے کارواج بہت کم تھا، حضور طنّ آلِتَم نے مدرسۃ الصفہ قائم کرکے تعلیم کو بنیا دی اہمیت دی اور لکھنے پڑھنے کی طرف پوری توجہ فرمائی، چنانچہ صفہ کی تعلیم کے لیے اور معلم بھی مقرر تھے۔ حضرت عبادہ رٹاکٹٹڈ قرآن مجید کے ساتھ لکھنے کی بھی تعلیم دینے تھے، بلکہ جنگ بدر کے قیدیوں میں جولوگ فدیہ نہیں اداکر سکے ان کواس نثمر طرپر رہاکیا گیا کہ وہ مدینہ میں رہ کرلوگوں کولکھنا پڑھنا سکھادیں۔

اس درسگاہ سے تعلیم حاصل کرنے والوں کواصطلاح میں قراء کہا جاتا تھا۔ دعوت و تبلیغ کے لیے انہی میں سے لوگ بھیجے جاتے تھے۔ غزوۂ بیر معونہ میں انہی میں سے لوگ بھیجے جاتے تھے۔ غزوۂ بیر معونہ میں انہی میں سے ستر قراء بھیجے گئے تھے جنہیں شہید کر دیا گیا تھا۔ آں حضرت طبیع آلیا ہم کواس کی اطلاع ہوئی تو آپ طبیع آلیا ہم کواس قدر صدمہ ہوا کہ پوری عمراتنا صدمہ نہیں ہوااور ایک مہینے تک قنوتِ نازلہ میں ان ظالموں کے حق میں بددعا فرماتے رہے۔ اصحابِ صفہ کی تعداد گھٹتی بڑھتی رہتی تھی، ان کی تعداد چار سوتک بھی پہنچی ہے، لیکن مجھی ایک زمانہ میں ان کی تعداد چار سوسے زائد نہیں ہوئی اور نہ اس کی گنجائش تھی۔

صفہ کے طلبائے کرام نے اپنے آپ کو صرف دین کا علم سیکھنے اور عبادت کرنے ہی تک محدود نہیں کررکھا تھا بلکہ مسلما نول کے اجتماعی کامول اور میدانِ کارزار میں بھی بڑھ چڑھ کر صبہ لیتے تھے اور میدان جہاد میں بڑے بڑے کارزار میں شہید ہوئے ۔ ان میں حضرت صفوان بن بیضاء، کے عالمی، رات کے راہب اور دن کے شہ سوار تھے ۔ کتنے ہی اصحابِ صفہ میدانِ کارزار میں شہید ہوئے ۔ ان میں حضرت صفوان بن بیضاء، خریم بن فا تک، خبیب بن یساف، سالم بن عمیر اور حارثہ بن نعمان ڈی گھڑ نے غزوہ بدر میں جامِ شہادت نوش کیا۔ غزوہ احد میں حضرت خطلہ ڈی گھڑ شہید ہوئے جضیں فرشتوں نے غسل دیا۔ غزوہ غیر میں حضرت ثقف بن عمر، غزوہ تبوک میں حضرت عبداللہ ذو البجادین اور جنگ حظلہ ڈی گھڑ شہید ہوئے جضیں فرشتوں نے غسل دیا۔ غزوہ غیر میں حضرت ثقف بن عمر، غزوہ تبوک میں حضرت عبداللہ ذو البجادین اور جنگ

یمامہ میں حضرت عمر فاروق ٹٹکاٹٹڑا کے بھائی زید بن خطاب اور حضرت سالم مولیٰ اور ابوحذیفہ بن یمان ٹٹکاٹٹڑا شہید ہوئے۔

ـ سيرتِ مصطفىٰ مليَّة لِلبِّمِ ـ - - - مولانا محدا دريس كاندهلويُّ

[۔] ۔ اصحاب صفہ اوران کی حیات وخدمات۔۔۔۔ مفتی محدانشر ف قاسمی

[۔] اصحاب صفہ ۔ ۔ ۔ ۔ علامہ محدیوسف بنور گی

[۔] دینی ومذہبی لوگ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مقدمہ ابنِ خلدون

آ فات سماوی کے اسباب و محر کات

ڈاکٹر مقبول احد مکی

استاذومدیر، ماهنامه اسوهٔ حسنه (جامعه ابی بحرالاسلامیه، کراچی)

قال الله تعالى : ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْدِ بِهَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِى عَبِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (الروم : 41) "خشكى اور ترى ميں لوگوں كى بداعماليوں كے سبب فساد پھيل گيا ـ تاكہ الله تعالىٰ انهيں ان كے بعض اعمال كا مزہ چكھائے ـ بہت ممكن ہے كہ باز آجائيں ـ "

اس آیت سے معلوم ہواکہ گناہوں کی وجہ سے لوگ ہزاروں قسم کی پریٹا نیوں میں ببتلا ہوجاتے ہیں اور صحح اَحادیث سے بھی ٹابت ہے کہ کسی قوم میں اِعلانیہ لیے حیائی پھیل جانے کی وجہ سے ان میں طاعون اور مختلف اَمراض عام ہوجاتے ہیں۔ ناپ تول میں کمی کرنے کی وجہ سے قطآتا ہے اور ظالم حاکم مقر رہوتے ہیں۔ زکوہ نہ دینے کی وجہ سے بارش رک جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول طبی آیا ہم کا عہد توڑنے کی وجہ سے دشمن مُسَلَّط ہوجاتا ہے۔ لوگوں کے مالوں پر جَبری قبضہ کرنے کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق حکم انوں کے فیصلے نہ کرنے کی وجہ سے لوگوں کے درمیان قتل و غارت ہوتی ہے اور سود خوری کی وجہ سے زلز لے آتے اور شکلیں بگڑجاتی ہیں۔ مفسرین عظام نے فساد کے معانی قط، وبائی امراض ، برکتوں کا اٹھ جانا ، منفعت کی کمی ، آگ لگنا اور ڈوب کر ہلاک ہونا وغیرہ کیے ہیں۔

آیت اوراَحادیث کے خلاصے کوسا منے رکھتے ہوئے ہر ایک کوچا ہیے کہ وہ موجودہ صورتِ حال پر غور کرلے۔ فی زمانہ بے حیائی عام ہونا، ناپ تول میں کمی کرنا، ظلم وزیادتی لوگوں کے اَموال پر جبری قبضے کرنا، زکوۃ نہ دینا، جوااور سود خوری وغیرہ، الغرض وہ کون ساگناہ ہے جو ہم میں عام نہیں اور شاید انہی اعمال کا نتیجہ ہے کہ آج کل لوگ ایڈز، کینسر اور دیگر جان لیوا اَمراض میں ببتلا ہیں، ظالم حکمران ان پرمسلط ہیں، بارش رک جانے یا حدسے زیادہ آنے کی آفت کا یہ شکار ہیں، دشمن ان پر مُسلّط ہوتے جارہے ہیں، قتل و غارت گری ان میں عام ہو چکی ہے، زلزلوں، طوفا نوں اور سیلاب کی مصیبتوں میں یہ پیضے ہوئے ہیں، تجارتی خسارے اور ہر چیز میں بے برکتی کا رونا یہ رورہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عقلِ سلیم عطاکرے اور اپنی بگڑی عملی حالت سدھارنے کی توفیق عطافر مائے۔

پھلوں اوراناج کا نقصان دراصل انسان کے گناہوں کی وجہ سے ہے اللہ کے نافر مان زمین کے بگاڑنے والے ہیں۔ آسمان وزمین کی اصلاح اللہ کی عبادت واطاعت سے ہے۔ جدیبا کہ ارشاد نبوی ملٹی کی آئی ہے :

«لَحَدُّ يُقَامُ فِي الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَى أَهْلِهَا مِنْ أَنْ يُنْطَرُوا أَدْبَعِينَ صَبَاحًا»

" زمین پرایک حد کا قائم ہونا زمین والوں کے حق میں چالیس دن کی بارش سے بہتر ہے ۔" (تفسیرا بن کثیر،الروم: 41 - 42)

رجب 1444 هـ، فروري 2023ء

صفحه نمبر:12

آئينه الجمن، شماره نمبر: 48

یہ اس لیے کہ حدقائم ہونے سے مجرم گناہوں سے بازرہیں گے۔ اورجب گناہ نہ ہوں گے تو آسمانی اورزمینی برکتیں لوگوں کو حاصل ہوں گی۔ چنانحیہ آخر زمانے میں جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگااوراس پاک مثر یعت کے مطابق فیصلے کریں گے مثلا نحنزیر کا قتل ، صلیب کو توڑنا ، جزیے کا ترک یعنی اسلام کی قبولیت یا جنگ پھر جب آپ علیہ السلام کے زمانے میں دجال اور اس کے مرید ہلاک ہوجائیں گے یا جوج ماجوج تباہ ہوجائیں گے توزمین سے کہا جائے گا کہ اپنی برکتیں لوٹا دیے اس دن ایک انار لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے چھکے تلے یہ سب لوگ سایہ حاصل کرلیں ۔ ایک او نیٹنی کا دودھ ایک پورے قبیلے کو کفایت کرے گا۔ یہ ساری برکتیں صرف رسول اللہ طلی تیلیم کی مثر بعت کے جاری کرنے کی وجہ سے ہونگی جیسے عدل وانصاف میں اضافہ ہوگا ویسے ویسے خیر وبرکت بڑھتی چلی جائے گی۔ اس کے برخلاف فاجر شخص کے بار سے میں مدیث شریف میں ہے: «إِنَّ الْفَاجِرَإِذَا مَاتَ تَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ، وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُ» اس کے مرنے پر بندیے ، شہر ، درخت اور جا نورسب راحت پالیتے ہیں ۔ (تفسیرا بن کثیر ، اروم : 41 - 42) ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ بَكُونْهُمْ بِالْحَسَنْتِ وَالسَّيِّاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (الأعراف: 168) " ہم نے انہیں بھلا ئیوں برا ئیوں میں مبتلاکیا تاکہ <mark>وہ لوٹ جائیں ۔</mark> تم زمین میں چل پھر کرخود ہی دیکھ لوکہ تم سے پہلے جومشرک تھے ان کا انجام کیا ہوا؟ رسولوں کی نہ ما ننے اللہ کے ساتھ کفر کرنے کا کیا وبال ان پر آیا ؟ یه دیکھواور عمرت حاصل کرو ۔ لِيُذِيْقَهُمُ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا (الروم: 41) اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کا اصول یہ ہے کہ وہ انسانوں کے سب اعمال کی سزا دنیا میں نہیں دیتا۔ اگرایسا ہو توروئے زمین پر کوئی انسان بھی زندہ نہ بچے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كُسَبُوْ امَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لَكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ إِلَّى آجَلٍ مُّسَمًّى ﴿ (فاط: 45) "اوراگرالٹدگرفت کرہے لوگوں کی ان کے اعمال کے سبب تواس زمین کی پشت پرکسی جاندار کو نہ چھوڑ ہے 'لیکن وہ ڈھیل دیتا رہتا ہے ان کوایک مقررہ مدت تک۔ اس اصول کے تحت اگرچہ اللہ تعالیٰ دنیا کی زندگی کی حد تک انسانوں کی زیادہ تر نافر مانیوں کو نظر انداز کرکے ان کی سزا کو مؤخر کرتا رہتا ہے لیکن بعض گناہوں یا جرائم کی گرفت وہ دنیامیں بھی کرتا ہے اوراس گرفت کا مقصدیہ ہوتا ہے : لَعَلَّهُمْهُ یَرْجِعُوْنَ (الروم: 41)، کہ شایداس سے کچھ لوگوں کو ہوش آ جائے اور وہ توبہ کر کے اپنی روش تبدیل کرلیں ۔ دوسری جگہ پرارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَا آصابكُمْ مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِما كَسَبَتْ آيْدِي لَكُمْ وَيَعْفُواْعَنْ كَثِيْدٍ (الشورى: 30) "تہمیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں، وہ تہمارے اپنے ہی ہاتھوں کی کمائی کا بدلہ ہے اوروہ (اللہ تعالیٰ) توبہت سی باتوں سے درگزر فرمالیتا ہے۔ گزشتہ چند دنوں سے پاکستان کے بیشتر شہروں میں تاریخ کا انتہائی خطرناک سیلاب آیا تھا ،جس نے ہر طرف قیامت برپا کر دی تھی۔ بے بس انسان اور جا نورخس و خاشاک کی طرح تیر رہے تھے ۔ ملک تباہی وبربادی کی تصویر بنا ہوا تھا۔ ہر منظر دل دہلاد بینے والااوررو نگٹے کھڑے کر دینے والاتھا۔جس کی وجہ سے کروڑوں لوگ مصائب و آلام کا شکار ہوئے ۔ اورلا کھوں افراداب تک پوری پاکستانی عوام سے رحم کی اپیل کررہے ہیں

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 48 من فروري 2023ء

بلکہ زندگی اورموت کی تشمکش میں مبتلا ہیں کیونکہ لاکھوں لوگوں کواگر بروقت مطلوبہ امداد نہ دی گئی تو یہ سب ممکنہ وبائی امراض اور بھوک کے ہاتھوں زندگی کی بازی بھی ہار سکتے ہیں۔اگر چہ کچھ فلاحی تنظیموں نے اس کارِ خیر میں قابل ذکر حصہ لیا ہے، تاہم مہم سب مسلمانوں کو ایسے دکھی بہن ہےا ئیوں کی فوری مدد کے لیے آ گے بڑھنا ہوگا۔ ان کے دکھ درد کواپنا درد سمجھ کران کی ہر ضرورت پوری کرنے کی کوسٹش کرنا ہوگی۔ دریا کی موجوں سے بچ نکلنے والوں کوموت اور مایوسی کی دلدل میں گرنے سے بچانا ہوگا۔ یقیناً تباہی بہت بڑی ہے اس سے انکار نہیں کیا جاستا۔ بربادی کے ایسے ہولناک مناظر ماضی میں نہیں دیکھے گئے۔ بلاشبر موجودہ سیلاب کی تباہی 2005ء کے زلزلے اور 2010ء کے سیلاب سے بھی زیادہ ہے مگر ہمیں اس آزمائش کا جواں مر دی سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ اور ہمیں ان حکمرا نوں کا بھی محاسبہ کرنا ہوگا جوان بدترین حالات میں مغربی ممالک جا کر مہنگے ترین فائیواسٹار ہوٹلزمیں اپنے درجنوں معاونین کے ساتھ قیام پذیر ہوتے ہیں جبکہ پوری دنیامیں سیلاب کے متاثرین کی بے کسی ، بے سر وسامانی و تباہی کی ایسی ایسی تصاویر چھپ حکی ہیں جو کہ اندوہناک صورتحال پیش کرتی ہیں جبکہ اغیار جن کی تقلید کی مثالیں دیتے ہوئے ہمار سے انثراف تھکتے نہیں ہیں ۔ ان کا وزیراعظم جب برطانیہ سے نیویارک پہنچا تووہ مہنگے ترین ہوٹل کی بجائے اپنے قونصل خانے میں ٹھہر تاہے ۔ اس کا کہنا تھا کہ کیونکہ ملک کے معاشی حالات خراب ہیں ، اس لیے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ مگروطن عزیز پاکستان کے صاحبان اقدار کی گنگا الٹی بہتی ہے۔ عوام الناس کے زخموں پر مرہم رکھنے کی بجائے اغیار کی شر ائط پر قرض نماامداد لینے کے لیے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔ قارئین کرام!مگریہ ہمارہے برہے اعمال ہی ہیں جوعذاب الٰہی کو دعوت دہے رہے ہیں۔ قانونِ قدرت ہے کہ زمینی اور آسمانی آفتیں قوموں کی مسلسل اور مجموعی بداعمالیوں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ہماری قوم کی حالت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرما نیوں ، بغاوتوں ، عیاشیوں اور فحاشیوں میں بری طرح گھر چکی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ پرایمان تورکھتے ہیں مگراس کا سیاسی اورمعاشی اقتدار نسلیم نہیں کرتے اور یہ بھول جاتے ہیں کہ ہم کو توصر ف الله تعالیٰ کی بادشاہی پر ہی ایمان رکھنا چاہیے اور ہمارا آئین توصر ف اور صرف قرآن کریم اور صاحب قرآن کااسوۂ حسنہ ہونا چاہیے ۔ ہم نے اس

قُلُ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَتَّبْعَتَ عَلَيْكُمْ عَذَا ابَّا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ (الانعام: 65)

فرمانِ باری تعالیٰ کو بھلادیا ہے۔

مهووہ اس بات پرقا در ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل کر دیے یا تمہار سے قدموں کے نیچے سے برپا کر دیے۔" وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُظْلِمُهُمْهُ وَ لَكِنْ كَانُوْآ اَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُوْنَ (العنكوت: 40)

> "الله تعالیٰ ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کر سے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔" ذٰلِكَ بِهَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْکُمْهُ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِظَلاّمِہِ لِلْعَدِیْدِ (آل عمران: 182)

" یہ تمہارے پیش کردہ اعمال کا بدلہ ہے اوراللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ۔ "

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِ الله عَنْهُ ، أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

سیدنا عمر بن خطاب طلینی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ملی نیکٹی کے پاس کچھ قیدی آئے قیدیوں میں ایک عورت تھی جو دوڑ رہی تھی، اتنے میں ایک بحیراس کو قیدیوں میں ملااس نے جھٹ اسے اپنے پیٹ سے لگا لیا اوراس کو دودھ پلانے لگی۔ ہم سے رسول اللہ طلی نیکٹی نے نوچھا : کیا تم خیال کرسکتے ہموکہ یہ عورت اپنے بحیہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے ؟ ۔ ہم نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم نہیں ۔ آپ طلی نیکٹی نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 48 منبر : 14 منبر : 14 منبر : 14 منبر : 48 منبر : 14 منبر : 48 منبر :

بندوں پراس سے بھی زیادہ رحم کرنے والاہے جتنی یہ عورت اپنے بحیہ پر مهر بان ہے۔

نظام کا ئنات میں دَر آنے والی تبدیلی اس کے منتظم اعلیٰ کے وجود پرایمان لانے کا ذریعہ بھی بنتی ہے اورانسان کویہ باور کراتی ہے کہ اسے غافل انسان!وقت ہے سنبھل جا،خود ساختہ نظام کو چھوڑ دہے ،جوتم نے دنیامیں نظام بنارکھا ہے اس کو بھی توپانی کی لہریں اور کبھی زمین کی چند سیحنڈ کی لرزش ختم کرنے کے لیے کافی ہے ۔ قدرتی طوفان کے آگے نہ کوئی سر حدرہ جاتی ہے اور نہ کوئی سپر پاور۔

> قرآن وحدیث میں کچھ اعمال ایسے بتائے گئے میں جن سے غصنبِ الهی سے محفوظ رہاجا سختا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَنِّ بَهُمْهُ وَ ٱنْتَ فِيْهِمْ لَوَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَنِّ بَهُمْهُ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (الانفال: 33)

"اوراللہ ایسانہ کرے گاکہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کوعذاب دے ،اللہ ان کوعذاب نہیں دے گاجب تک وہ استغفار میں مشغول رہیں۔" جمیسا کہ حافظ ابن قیم ﷺ نے اپنی کتاب 'الجواب الکافی' میں سیدنا عمر بن عبدالعزیزﷺ کا ایک مکتوب نقل کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "حمد وصلوۃ کے بعد جان لیجے آفاتِ سماویہ زلزلہ اور دیگر بلائیں ایسی چیزیں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر عمّاب ظاہر فرماکران سے توبہ کرانا چاہتا ہے۔" رسول اکرم طلق آلیہ ہم نے بتلایا کہ صدفۃ اللہ تعالیٰ کے غصنب کو ٹھنڈا کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی اس وقت تک مدد کرتا

سنہرے بول

- ٭ استغفار زیادہ سے زیادہ کرو اس سے روزی میں کشادگی، اولاد، علم نافع اور آسانی ملتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔
- ٭ الله نے تمہارے لیے جو چنا ہے اس پر خوش رہو_، کیونکہ اس میں مصلحت کیاہے تم نہیں جانتے ،کبھی شدت بھی فر اخی سے بہتر ہوتی ہے۔
- ٭ لوگوں سے بھلائی کر و ان کے لیے خیر پیش کر و_، مریض <mark>کی عیادت</mark> کر و_، فقیر کو دینے اوریتیم کے ساتھ شفقت کر نے می<mark>ں تمہیں خوشی</mark> ملے گی۔
- * جان لو شدائد سے آنکھ کان کھلتے ہیں، دل زندہ ہوتا ہے، نفس خواہش سے رکتا ہے ،بندہ ذکر کر تا اور ثواب کماتا ہے۔
- * حاسدوں ، سخت دلوں اور چفل خوروں کے ساتھ نہ بیٹھو، کیونکہ وہ روح کا بخار ہیں، کدورت پھیلاتے اور افسر دہ کر تے ہیں۔
- * لا الہ الا انت سبحانُک انی کنت من الظالمین ہمیشہ پڑ ما کر و کیونکہ تکلیف دور کر نے اور آزمائش ہٹانے میں اس دعا کی بڑی تاثیر ہے۔
- ٭ اگر دشمن تمہیں بر ا بھلا کہتے ہیں, حاسد سب و شتم کر تے ہیں تو اس سے تمہار ا ہی وزن بڑھتا ہے ، اس کے معنی یہ ہیں کہ تم اہمیت والے ہوگئے تبھی تو تمہار ا ذکر ہور ہا ہے۔
- ٭ توحیدِ خالص اپناؤ اس سے شرح صدر حاصل ہوگا ، جتنی توحید خالص ہوگی اور اخلاص ِعمل ہوگا اتنی ہی سعادت ملے گی۔
- * شجاع, قوک العمل ، ثابت النفس بنو, تمہارے پاس ہمت و عزیمت ہو, مشکلات ، رکاوٹوں اور افواہوں سے تمہار ک منزل کھوٹی نہ ہو۔
- * سخاوت کر و کیونکہ سخی کا سینہ کھلا رہتا ہے ، اس سے دل چوڑ ا ہوتا ہے، بخیل، تنگ دل، تاریک خیال اور افسر دہ خاطر ہوتا ہے۔

ر متا ہے جب تک وہ بندہ اپنے (مسلم) بعائی کی مدوکرتا رہتا ہے۔ عَنْ أَبِي هُرُيُرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ عَن مُؤْمِنٍ كُرُبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَعُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ

سیدنا البو ہریرہ وٹائٹیؤ سے روایت ہے کہ رسول کریم طلق آتھ نے فرمایا: جس آدمی نے کسی مومن سے دنیامیں مصیبتوں کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں کو دور کریے گا اور جس نے تنگ دست پر آسانی کی اللہ اس پر دنیا میں اور آخرت میں آسانی کریے گا اور اللہ اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہوتا ہے۔"

تو آ بینے، بارگاہِ الٰہی میں صدقِ دل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور انفرادی اور اجتماعی معاملات میں قرآن و حدیث کی تعلیمات پر عمل کرنے کا عہد کریں۔ اللہ ہماری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔

اللهم اغفر لنا وارحمنا أنت خير الراحمين

کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرنے

زوجه محداشرف

رب کا ئنات نے انسان کوجس مقصد کے لیے اس دنیا میں بھیجا ہے وہ ہے اس کی عبادت کرنا۔ارشادربانی ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الدِّريات: 56)

"اور میں نے جنوں اورانسانوں کواس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ "اللہ کی عبادت کے دوپہلو ہیں ، ایک اس کی بے ریا عبادت اور دوسری اس کی بلاشر کتِ غیر سے اطاعت ۔ حق و باطل کی آمیزش اللہ کو قطعی پسند نہیں ہے ۔

> باطل دوئی پسند ہے، حق لاشریک ہے شرکتِ میانہ حق وباطل نہ کر قبول!

انسان اللہ کا بندہ لیعنی اس کا عبد ہے ، عبد کے لغوی معنی غلام کے ہیں اور غلام کی نہ اپنی کوئی پسند ہوتی ہے اور نہ اسے اپنی مرضی کی زندگی گزار نے کا کوئی اختیار۔ البتہ اپنے بندے (غلام) کوزندگی گزار نے کے لیے کچھ اختیارات خود اللہ ہی نے اسے دیے کراس رنگ و بو کی دنیا میں جھیجا ہے اس نصیحت کے ساتھ کہ :

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى فَهُنَّ تَبِعَ هُدَاى فَلَا خَوْنٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُون (البقره: 38)

"ج<mark>ب تہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو(اس کی پیروی کرنا) جنوں نے میری ہدایت کی پیروی کی اس کو نہ کوئی خوف ہوگااور</mark> نہ وہ غمناک ہوں گے۔"

اللہ کی طرف سے دیے ہوئے اختیارات بندوں کا امتحان لینے کی غرض سے دیے گئے ہیں ، کیوں کہ امتحان لینے کے لیے کچھ اختیار دینا بھی ناگزیر ہوتا ہے ۔ ورنہ امتحان کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا ۔ اور انہی اختیارات کا اپنی حدود وقیود سے تجاوز کرنا ظلم و ناانصافی اور قوانین فطرت سے بغاوت شمار ہوتا ہے ۔ اور انسان عبدیت کے مقام سے گر کرگناہ کا ارتکاب کرنے لگتا ہے ۔ یہ اصول ہے کہ جہاں انسان کے کسی عمل سے سنت ساقط ہوگی تو وہاں کوئی نہ کوئی برعت ضرور جنم لے گی ، اسی طرح جہاں انسان کی عبدیت میں کوئی جھول پیدا ہوگا اللہ اور بند سے کے ما بین دوری پیدا ہوگی تو وہاں گناہ کا صدور لازمی ہوگا ، کیوں کہ اللہ سے دوری اچھائی اور برائی کی تمیز ختم کردیتی ہے۔

ہج پوری دنیاخوف و دہشت کی لپیٹ میں ہے ، قتل وغارت گری کا بازار گرم ہے ۔ حق تلفی ، ناانصافیوں اورمفاد پرستی نے اس دنیا کو جہنم بنا دیا ہے ، سکون وراحت ، اطمینان و آسودگی کا ماحول انسانوں سے کوسوں دور چلا گیا ہے ۔ اس کا اصل سبب رب کا ئنات کی ربو بیت اور اس کی

رجب 444 [هر، فروري 2023ء

صفحه نمبر:16

آئينه الجمن ، شماره نمبر : 48

عبادت واطاعت کوچھوڑ کرا پنے ذہن کے تراشے ہوئے معبودوں کی اطاعت اور فرماں برداری کی روش ہے۔ عبدیت کا تقاضایہ ہے کہ اس دنیا میں انسان کا اٹھنے والا ہر قدم اللہ کے حکم کے تابع ہو، اس کی رضا اور اس سے بے پناہ محبت کا اظہار ہو۔ اگر بندہ اس حقیقت کو بھول جائے تو پھر وہ قدرت ایک ننھے منے جر ثومے کے ذریعے سے بھی بند ہے کو اس کی اوقات یا ددلا کرا پنے قمار وجبار اور اپنے فاعل حقیقی ہونے کا ثبوت دسے دیتا ہے۔ گزرے ماہ وسال میں کرونا کی عالمی و بااس کا واضح ثبوت ہے۔ انسانی تاریخ کے اور اق ایسے بے شمار حیرت انگیز اور چشم کشا واقعات سے بھر سے ہوئے میں۔

انسان اس دنیامیں آزادی چاہتا ہے ، قدرت کی عائد کی ہوئی حدود وقیود سے ، سماج کی طرف سے لگائی ہوئی پابندیوں سے ،اپنے ضمیر کی کھینچا تانی سے! چنانچ جب انسان خود کو تمام فطری رکا وٹوں سے آزاد سمجھنے لگتا ہے تو پھر اس کا اگلاقدم لبے راہ روی اور گناہوں کی وادیوں میں جا پڑتا ہے۔ ارشادالٰہی ہے :

كُلَّ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيُطْغَى ۞ أَنْ رَّاهُ اسْتَغْنَى (العلق: 8-7)

"حقیقت یہ ہے کہ انسان سرکش ہوجا تا ہے ،جب وہ خود کوغنی (بے نیاز) دیکھتا ہے۔"

بسا اوقات لوگوں کوان کے اخلاقی گناہوں کی سزااس دنیا میں نہیں ملتی، اس کی مصلحت اور غرض وغایت خالتی کا ئنات ہی جانتا ہے ہم نہیں جو جان سکتے۔ بظاہر تو یہی نظر آتا ہے کہ ہم کسی کو گالی دیتے ہیں، جھوٹے الزام تراشیاں کرتے ہیں، اپنی زبان سے الیے الفاظ نکال دیتے ہیں جو انسان کے دل کو چھلنی کر دیتے ہیں، بنستی مسکراتی آئنگھیں دل کی چوٹ سے بھیگ جاتی ہیں مگر ہماری زبان پر چھالا بھی نہیں پڑتا، ہم اپنے ہتھوں سے کسی بے بس و کمزورانسان کی پٹائی کر دیتے ہیں، ہمارے ہتھوں میں لرزش بھی نہیں ہوتی۔ ہم رات و دن لوگوں کی غیبتیں کرتے اور سنتے رہتے ہیں مگر نہ ہمارے کان ہر سے ہوتے ہیں اور نہ ہماری زبان میں لئنت آتی ہے، بلکہ جولوگ دنیا میں ظلم و فساد کا کھیل کھیلیے رہتے ہیں وہ ہر قسم کے خوف و خطر سے دور دنیا میں دند ناتے پھر تے ہیں اور ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ پاتا۔ لوگ دھوکا دہی اور چالباز پوں سے معصوم لوگوں کی گاڑھے پسینے کی کمائی ہڑ پالیتے ہیں، بہنوں بھائیوں کاحق جیلے بہانے سے مار لیتے ہیں، مگران کے پیٹ میں تجھی در دبھی نہیں ہوتا۔

غیبت، حید، بغض وعداوت انسان کی کردار کشی، یہ سب اخلاقی گناہ ہیں ان کے مضراثرات انسانوں کی زندگیوں پر مرتب ہوتے ہیں اور معاشرہ شروفساد کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ لیکن ہمیں اپنی ذات پر ان برہے اعمال اور گناہوں کا کوئی نقصان دہ نتیجہ نظر نہیں آتا توہم ان گناہوں پر نادم

ہونے کے بجائے مزید گناہوں کا دیدہ دلیری سے ارتکاب کرتے ہیں۔ یا اُلهی! یہ ماجراکیا ہے؟

گناہوں کی کشش اورانسان کے وجود میں آتشِ شوق بھڑکانے کی ایک بڑی وجہ انسان کا وہ ماحول ہوتا ہے جواس کی زندگی کے شب وروز پر گہرااثر ڈالتا ہے۔ پاکیزہ اورصالح ماحول میں انسان ایک نیکو کارشخص کی صورت میں ڈھلتا ہے جبکہ برا ،اخلاق باختہ اور لعب ولہو میں ڈوبا ماحول انسان کے فکروعمل میں نفسا نیت ، زیغ وضلال اور گناہوں کا زہر گھول دیتا ہے ،اس کے وجود میں سفلی جذبات سر ابھارنے لیکتے میں ، نفسِ امارہ کے پرزور تقاضے اس کے اخلاق وکر دار اور اس کی فکری صالحیت کو گناہوں کی دلدل میں دھکیل دیتے میں ۔

شاہ ولی اللہ دہلوی ٹیسٹیٹ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "انسان اپنے اختیاراوراراد سے سے جو عمل بھی انجام دیتا ہے وہ اس کے باطن اور نفسِ ناطقہ میں ایک پائیداراثر چھوڑتا ہے جواس کے کیے ہوئے عمل کا نتیجہ ہوتا ہے ، چنانحپراس عمل کی نوعیت کے مطابق انسان کا نفس نورانی بن جاتا ہے ایس خلم میں جمال قدیم

یااس پر ظلمت چھاجاتی ہے۔

مادی آسائشوں اور دن رات دولت جمع کرنے کی دھن انسانوں کی اولین ترجیحات میں شامل ہوجائے توگھر اور گھر سے باہر ہر جگہ انسان کی تربیت

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 48 هـ ، فروري 2023 ء

کے سوتے خشک ہموجاتے ہیں اور پھر شیطانی قوتیں اپنی مذموم اور زہر آلود تربیت کے لیے کمربستہ ہوجاتی ہیں اوراس طرح انسانوں کی ایک بڑی تعدادا پنی ہموائے نفس کی وجہ سے اس مقام تک نہیں پہنچ پاتی ، جہاں اس کا رب اس کو دیکھنا چاہتا ہے۔ گنا ہموں پراصر ار ، توبہ سے اعراض ، فکرِ آخرت کا نسیان ، یہ سب اللہ تک انسان کی رسائی میں رکا وٹیں بنتی ہیں اور اس کے ایمان کو داغدار کر دیتی ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ ایمان کارشتہ انسان کے فکر و عمل سے منقطع ہوجائے تو وہ محض ایک بے جان نظریہ بن کررہ جاتا ہے۔ اسی طرح قلب کے تزکیے اور شخصیت کی نشوونما میں عملِ صالح کی اہمیت ایک حقیقت ہے۔ انسان کا انفرادی شعوراورسماجی ماحول سب انسان کی تہذیبِ نفس میں اپنا کردار اداکرتے ہیں۔ تاہم انسان کا اپنا ارادہ بھی خوداس کے کردار کی تشکیل و تعمیر میں میدومعاون بنتا ہے۔ چونکہ انسان خودبڑی حد تک بااختیار ہے جواللہ ہی کا ودیعت کیا ہوا ہے اور اسی اختیاری وصف کی وجہ سے اس کو تمام عالم پر فضیلت حاصل ہے۔ دراصل ہم نے دین اور دنیا کوالگ الگ خانوں میں تقسیم کر دیا ہے جس کے سبب ہمار سے قول و فعل میں تضاو پیدا ہوا ہے اور دیگر معصیتوں کی کثافت سے بھی ہماری فکر، ہمارا عمل اور ہماری زندگی بے راہ روی اور بناوت و سرکشی کی دلدل میں دھنستی جارہی ہے۔

دین اسلام الله کی وہ بیش بہا نعمت ہے جوعقائد و عبادات ، تہذیب و اخلاق ، آ داب و شانسگی اور بداعمالیوں سے دامن بچانے کے لیے ایک سائبان مہیا کرتی ہے۔ جو اس سائبان کے سائے تلے آگیا اسے اللہ کی رضا والی زندگی حاصل ہوگئی۔ ورنہ شیطانی قو تیں ہر طرف اپنے جال بچھائے بیٹھی ہیں اور راہِ بدایت سے بھلے ہوئے انسانوں کو پھانسنے کے لیے اپنی پوری ذریت کے ساتھ گھات لگائے ہوئے ہیں۔ توکوئی ہے جو نصیحت حاصل کرہے ؟

یاں کوتاہی ذوقِ عمل ہے خود گرفتاری جہاں بازو سمٹتے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے

مهنگائی اور غربت ہے وہ کائی کی سب نوست ہے وہ کی دور کی سب نوست ہے وہ کی دور کی دو

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 48 من فروري 2023ء

نگران المجمن شجاع الدين شيخ طِلْلُهُ كا خطاب عام (پهلي قسط)

مؤرخہ 04 دسمبر 2022ء کوا بجمن خدام القرآن سندھ کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا، جس میں نگران انجمن نے "قرآن حکیم کاانقلابی منشور" کے عنوان سے خطاب عام فرمایا۔ اس خطاب کا تحریری

متن '' أيينه الجمن "ميں قسط وار شائع كيا جا رہا ہے۔

اع<mark>وذ ب</mark>الله من الشيط<mark>ن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم</mark>

كُوْ ٱنْزَلْنَا لَهٰذَاالْقُرُانَ عَلَى جَبَلِ لَّرَايُتَكُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۖ وَتِلُكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (الحشر: 21) و قال الله تعالى: هُوَ الَّذِي َ ٱرْسَلَ رَسُوْلَكُ بِالْهُلَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى البِّيْنِ كُلِّهِ ۖ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِينَدًا (الفَّح: 28) و قال الله تعالى: إنَّكُ لَقُولٌ فَصُلُّ لَ وَمَا هُو بِالْهَزُلِ أَلَى الطَارِق: 13-11)

صدق الله العظيم

تقديم

ہ ج انجمن خدام القرآن سندھ کراچی کے چھتیسویں سالانہ اجلاس (Annual General Meeting) کا انعقاد جاری ہے ، یہ خطابِ عام بھی اسی کا تسلسل ہے ، اس خطاب کا عنوان ہے "قرآنِ حکیم کا انقلابی منشور"۔

بانی تنظیم اسلامی استاذِ محترم اورصدر ومؤسس المجمن خدّام القرآن "ڈاکٹر اسر اراحدصاحب ﷺ نے ۱۹۷۱ میں قرآن حکیم کی نشر واشاعت، تعلیم و تدریس اور اس کے پیغام کوعام کرنے کے لیے "مرکزی انجمن خدام القرآن "کوقائم فرمایا، اور ۱۹۷۵ ہی میں انہوں نے غلبہ واقامتِ دین کی جدوجمد کے لیے تنظیم اسلامی کوقائم فرمایا۔

چانچہ یہ دونوں مرکزی ادار سے لاہور سمیت پاکستان بھر میں اپنی مختلف شاخوں کے ساتھ اپنے مشن کی تکمیل پرگامزن ہیں۔ انجمن خدام القرآن سندھ کراچی سب سے بڑی شاخ ہے۔ جس کا چھتیسواں سالانہ اجلاس آج منعقد ہورہا ہے۔ یہ ادارہ قرآنِ حکیم کی تعلیم، نشر واشاعت، اور قرآنِ حکیم کی زبان کوعام کررہا ہے، اور قرآنِ حکیم کا بنیادی پیغام بھی لوگوں کو پہنچارہا ہے پھر ان لوگوں کی تربیت بھی کررہا ہے جوقرآنِ حکیم کی تعلیم و تعلم کو ہی اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بناتے ہیں۔ یہ تمام ترخدہات ملک بھر سے آگے بڑھ کرعالمی سطح پر بھی ہر ممکن ذرائع سے قرآن حکیم کی تعلیم و قرق جو بی مشغول ہے۔

اس حوالے سے صبح بیماں ایک رپورٹ بھی پیش کی گئی ہے اور صنا بطے کی یہ کاروائی تقاضے کے مطابق الحداللہ پوری ہوچکی ہے۔ یہ بیان کرنے کا مقصدیہ ہے کہ جولوگ فقط خطابِ عام کے لیے آئے ہیں ان کے علم میں بھی رہے کہ انجمن خدام القرآن سندھ کراچی بھی ڈاکٹر اسراراحہ صاحب میں کے مشن کا حصہ ہے اور شظیم اسلامی جس کی دعوت پر آپ حضرات وخوا تمین اس عوامی خطاب کے لیے جس کا موضوع ہے "قرآنِ حکیم کا انقلابی منشور" تشریف لائے ہیں ، یہ تنظیم اسلامی بھی ڈاکٹر اسراراحہ صاحب میں شائی فرمائی۔ صبح صدرِ انجمن

رجب 1444 هـ، فروري 2023ء

صفحه نمبر:19

آئينه الجمن ، شماره نمبر : 48

جناب نعمان اختر صاحب نے ذکر کیا تھا کہ ڈاکٹر اسرار صاحب ﷺ کی یہ خواہش ہوتی تھی اوران کی یہ وصیت بھی ہے کہ جولوگ تنظیم اسلامی میں شامل میں وہ انجمن خدام القرآن کے بھی رکن بنیں اوراس میں اپنا تعاون پیش کریں تاکہ ہم ان دونوں اداروں کو ملاکر چلاسکیں اوراسی طرح وہ لوگ جوانجمن خدام القرآن کے اراکین میں وہ تنظیم اسلامی میں شمولیت اختیار کریں تاکہ ان دونوں اداروں میں ہم آ ہنگی ہواوران دونوں اداروں کومل جِل کرایک ساتھ آگے بڑھانے کی کومشش کریں۔

قرآنِ حکیم کا پڑھنا پڑھانا، سیکھنا سکھانا، تعلیم اور تعلم، قرآنِ حکیم کی نشر واشاعت، قرآنِ حکیم کی ترویج اور قرآنِ حکیم کے پیغام کوعام کرنا نبوی مشن کاایک کام ہے اور قرآنِ حکیم کے تقاضوں پر عمل در آمد کرنے کی کوشش ، اور قرآنِ حکیم کی دعوت کو پھیلانے سے بڑھ کر قرآنِ حکیم کے عطاکردہ نظام کوقائم کرنے کی جدوجہد کرنا بھی قرآنِ حکیم کاایک تقاضا ہے چانچ جولوگ تعلیم و تعلم قرآن کے ساتھ وابستہ ہیں، قرآنِ حکیم کے بڑھ کر غلبہ واقامتِ دین کی جدوجہد میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے جس کے لیے تنظیم اسلامی کا پلیٹ فارم الحمد اللہ موجود ہے۔

اور جولوگ تنظیم اسلامی میں شامل ہیں ڈاکٹر اسر ارصاحب ﷺ بانی تنظیم اسلامی فرماتے تھے کہ وہ انجمن خدام القرآن کا بھی حصہ بہنیں اس میں بھی اپنا تعاون پیش کریں اس کی بھی رکنیت اختیار کریں تاکہ ان دونوں اداروں کو ہم ساتھ لے کرآگے بڑھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں اداروں کی حفاظت فرمائے ، اللہ تعالیٰ ہمارہے تنام متعلقین کو جوانجمن خدام القرآن اور تنظیم اسلامی میں ہیں اور ہم سب کواللہ تعالیٰ اخلاصِ نیت عطافرمائے ، اوران تمام اموراور کاموں میں اللہ سجانہ و تعالیٰ ہم سب کواپنی مددونصرت و تائید مزید عطافرمائے۔

تمهيد

اس کے بعدایک اور تہدید ہے ،جس کے بعدان شاءاللہ تعالیٰ ہم آج کے موضوع پر کلام نثر وع کریں گے یعنی قرآنِ حکیم کاانقلابی منشور۔ اس حوالے سے میں گیارہ نکات آپ کے سامنے رکھوں گا،اولاً تہدی باتیں اور ثانیًا"قرآنِ حکیم کاانقلابی منشور" پر گیارہ باتیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

تہدی بات یہ ہے کہ جب ہم قرآنِ تھیم کے تعلق سے کلام کر رہے ہیں اور قرآنِ حکیم کے انقلابی منشور پر بات کر رہے ہیں تواس بات کا اعادہ پھر سے ہوجائے کہ جب ہمار سے پلیٹ فارم سے قرآنِ حکیم کا ذکر ہوتا ہے تو قرآن + صاحبِ قرآن ساٹیٹیٹٹم، ان دونوں کا تلازم ذہن میں رہنا پاسیے ، انکار حدیث کا فقنہ تو بہت پر انا ہے لیکن اب دوبارہ اٹھ رہا ہے کہ صرف قرآن ہی ہمار سے لیے کافی ہے ہمیں کسی اور شے کی ضرور ت نہیں ہے۔ یہ گراہ کن فقنہ سے خود قرآنِ حکیم اپنی تبیین ، تشریح ، اور وضاحت کرنا رسولِ اکرم سٹیٹیٹٹم کی ذمہ داری قرار دیتا ہے۔ میں یہ بات صرف یا ددبانی کے لیے کر رہا ہوں کہ جب ہم قرآن کے انقلابی منشور پر بات کر رہے ہیں تو یہ چیز ضرور ذہن میں رہے کہ قرآن کی تفصیلات ہمیں صاحبِ قرآن سٹیٹٹٹٹم کے ذریعے ملیں گی ، جب ہم قرآنِ حکیم کے انقلابی منشور پر بات کریں گے تواس کا عملی نمونہ صاحبِ قرآن سٹیٹٹٹٹم کی مبارک البتہ کچھ بگہ قرآنِ حکیم کے انقلابی منشور پر بات کر رہے کہ قرآنِ عموم کے اعتبار سے اصولی باتیں عطاکر تا ہے ، البتہ کچھ بگہ قرآنِ حکیم نے بات کی ہیں معراکٹر معاملاتِ زندگی کے حوالے سے اور نظام کو چلانے کے حوالے سے قرآن حکیم ہمیں اصول عطاکر تا ہے ، اور ان اصولوں کی وصناحت اور ان اصولوں کی وصناحت اور ان کی تفصیلات صاحبِ قرآن می معراک سے بی عطاکر تے ہیں ۔

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 48 مرجب 1444 هـ ، فروري 2023 -

اسی تہدید کا ایک اور نکتہ یہ ہے کہ اگر جمیں قرآن سیمیم اور سنت رسول سی تعلیات پر بہنی ایک معاشرہ دیکھنا ہے تو وہ صحابۂ کرام ہی گندا کی تذرکیوں میں جا کر دیکھنا ہے گو آئن کیسا معاشرہ چاہتا ہے، صاحبِ قرآن نے کیسا معاشرہ تر تیب دیا، قرآن کیسا نظام چاہتا ہے، صاحبِ قرآن نے کیسا معاشرہ تر تیب دیا، قرآن کیسا نظام چاہتا ہے، صاحبِ قرآن نے نظام کی کیا تشری فرمائی ایس کی عملی شکل اگر دینا ہوگا ہو نگر آئے گئے۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم میں تحقابہ کا گر دینا ہوگا وہاں سے قرآنی معاشر سے کی اور قرآئی نظام کی عملی شکل ہمارے سامنے آئے گی ۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم میں تحقیب فرمایا : خینر و الله تعالیٰ کے رسول اکرم میں تحقیب نے فرمایا : خینرو اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم میں تحقیب نے فرمایا : خینرو اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم میں تحقیب نے معابہ بھی موجود ہیں۔ اسی طرح آپ ہو تی تھی تھیں اور میں بہترین ور میر اپنا دور ہے، بعنی صفور شیانی آئی کا اور صفور کے ساتھ ان کو میں میں میں موجود ہیں۔ اسی طرح آپ ہو تی تھی تھیں ہو تھی تھیں تھی تھیں اللہ تعالیٰ دور میں اللہ تعالیٰ میں کہ جب ہم قرآن تحقیم کے منشور کے منسور کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو تفصیلات اور عملی نونہ تم مصطفیٰ سی تحقیب معاشر کی تشری کو تعبیر می مصطفیٰ سی تحقیب میں اصول عطافرہا تا ہے جب کہ ان اصولوں کی تشری کو تعبیر محمصطفیٰ سی تحقیب میں معاشرہ عطاکرنا چاہتا ہے، قرآن کا نظام عملی شکل میں کیا ہے تو وہ قرآنی معاشرہ و نظام تہدی کا تحقیم ہمیں کیسا معاشرہ عطاکرنا چاہتا ہے، قرآن کا نظام عملی شکل میں کیا ہے تو وہ قرآنی معاشرہ و نظام تحملی شکل میں کیا ہے تو وہ قرآنی معاشرہ و نظام تحملی شکل میں کیا ہے تو وہ قرآنی معاشرہ و نظام اگر دیکھنا ہوگا۔

اس تہید کے بعداب ہم موضوع کا آغاز کرتے ہیں۔ سب سے پہلے جو نکتہ پیش نظر رہے وہ یہ ہے کہ شرف انسانیت کا معاملہ یعنی قرآن کے حکیم انسان کی عظمت و شرف اوراس کے مقام کواور جو کچھ اللہ تعالیٰ اسے عطافر مانا چاہتا ہے اور جہاں اللہ تعالیٰ اسے دیکھنا چاہتا ہے یہ سب کچھ بیان کرتا ہے۔ اس نکتے کو بیان کرنے کی حاجت کیوں پیش آئی ؟ اس کے پس منظر میں یہ واقعہ ہے کہ کچھ دن قبل ہمارے ایک ساتھی آسر بلیا سے تشریف لائے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ ایک خاتون وہاں ایک کمپنی میں ملازمت کرتی تھی۔ ایک دن کمپنی سے جلہ چھٹی سے جلہ چھٹی سے جلہ چھٹی سے جلہ چھٹی دیا کریں تاکہ میں جلدی ہو گور کہ میں ایک کے کی ماں ہوں ، میں اس کتے کوایک ڈے کیئر میں چھوڑ کر ملازمت پر آتی ہوں لہذا محجے جلدی چھٹی دیا کریں تاکہ میں جلدی جا کراس کتے کو وہاں سے وصول کر سکوں۔ آج وہاں کوں اور بلیوں کے لیے جائدادیں بھی وقف کی جا رہی ہو اور کی ساتھ وقت بھی گزارا جا رہا ہے۔ آسٹریلیا میں جانا ہوا ، ایک بار دن کے وقت درس دینا ممکن نہیں تھا تو محجے ساتھی پارک میں لے گئے ، میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص وہاں بیٹھا ہوا ہے شراب بھی اس کے سامنے رکھی ہوئی ہے ، pizza بھی رکھا ہوا ہے اور میگزین اور لیپ ٹاپ بھی موجود ہے اور دو کتے بھی ساتھ میں موجود ہیں۔

میں نے کہا کہ یہ کیا ہے ؟ سمجھ توگیا تھا کہ یہ بے چارہ ان کتوں کے ساتھ ٹائم پاس کر رہاہے۔ اس کے برعکس جب ہم قرآن پڑھیں تو دیکھتے ہیں، قرآن انسان سے متعلق کہتا ہے ؛ بَنیْنَ وَحَفَدَةً (الخل: 72)، اللہ تعالیٰ نے تمہیں بیٹے بھی دیے ہیں اور پوتے بھی عطا کیے ہیں، لیکن آج لوگ کتوں کو اپنی اولاد قرار دیے رہے ہیں، آج کتوں کے لیے اپنی وراثت میں جھے مقر دکر رہے ہیں، آج کتوں کو ڈے کیئر سے وصول کرنے کے لیے آفس سے جلدی چھٹی کرنے کا تفاضا کر رہے ہیں۔ انسانیت شاید کھو چگی ہے اور لوگ کتے پن کو اختیار کرنے پر آگئے ہیں۔ انسانیت شاید کھو چگی ہے اور لوگ کتے پن کو اختیار کرنے پر آگئے میں۔ لِنَّا لِلّٰہِ وَلِنَّا لِلَیْہِ لِٰجِعُوٰنَ۔ کہیں انسانیت کی ایسی تذلیل، اور کہیں عورت کی تذلیل پر مشتمل مغرب کارویہ ہے کہ وہ گھر سے باہر نمکل کر مرد کی برابری بھی کرنے اور گھر میں بھی سارے امور سر انجام دے۔ یہ اس عورت پر دوہر اظلم ہے جو اس پر لاو دیا گیا۔ اگر ہمارے میں کچھ ظلم وستم ہے توہم اس کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن یہ بہر حال اپنی جگہ ایک طویل موضوع ہے۔

پهلانځته: مثر بنانيانيت

ہر حال اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا شاہ کاریہ صفر تِ انسان اپنی جگہ ، یہ نراحیوان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے بہت سی استعداد عطا فرمائی ۔ مگر سب سے بھر کریہ کہ انسان میں اپنی روح میں سے کچھ ڈالا اور اپنی خلافت دے کرزمین پر بھیجا یہ کتوں کا باپ یا ماں بننے کے لیے نہیں آیا یہ کتوں کی طرف نسبت و سینے کے لیے نہیں آیا اللہ تعالیٰ نے اس بشرف ، عزت اور تکریم د سینے کاجا بجا قرآنِ حکیم میں ذکر فرمایا ہے ۔ اب آپ غور کریں تو اس نسبت و سینے کے لیے نہیں آیا اللہ تعالیٰ نے اس بشرف ، عزت اور تکریم انسان نسبت و بینے کیا ہے ؟ اگر انسان جا نور بن جائے تو اس میں کمال کی بات کیا ہے ؟ جا نور تو پہلے سے موجود ہیں ، انقلاب یہ ہے کہ انسان اپنی حیثیت کو پچانے کہ وہ جا نور بننے کے لیے نہیں بھیجا گیا اور نہ وہ فضولیات یا کم ترشے کے لیے بھیجا گیا ہے ، اور وہ ٹائم پاس کرنے کے لیے یا کسی گھٹیا کام کے لیے بھی نہیں بھیجا گیا استے نشرف و تنکریم اور عظمت کے بیان کرنے ، اور استے عزت د سینے کا حاصل کیا ہے ؟ بڑا سوچوا ور پھر بڑا بنو۔ یہ با تیں آ جائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ ۔

(جاری ہے ۔ یہ با تیں آ جائیں گی ان شاء اللہ تعالیٰ ۔

نبی اکرم ملٹی آئی جب رجب کا چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے تھے

اللّٰ الل

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 48 مرجب 1444 هـ ، فروري 2023 ء

روداد برائے مطالعاتی دورہ مدارس اسلامیہ کراچی

الحدلتد بروز منگل (24 جنوری 2023) کی روشن صبح ، قرآن اکیڈمی یاسین آباد کے رجوع الی القرآن کورس (سالِ دوم) کے طلبہ کا قافلہ جنا <mark>ب</mark> استاذعا طف**ن محمود**صاحب کی نگرانی میں کراچی شہر کے مختلف مدارس کے مطالعاتی دورہ پر بذ<mark>ریعہ</mark> بس روانہ ہوا۔

آغاز میں ہمارا رخِ سفر دار العلوم کورنگی کی جانب تھا راستے میں جناب مولانا عبد الحئی صاحب دامت برکا تھم العاليہ ہمارے ہمسفر بنے جن کا تعاون پورے سفر میں ہمارے ساتھ رہامر کن گیٹ پرہمارے استقبال کے لیے دار العلوم کی جانب سے دو محترم شخصیات محترم جناب مولانا عمادالدین صاحب موجود تھیں جنوں نے اپنے تعارف کے بعدا پنے ابتدائی کلمات میں دورہ کی تر تیب سے ہمیں آگاہ کیا۔

ہمارے دورہ کی ابتدا دارالافتاء سے ہوئی یہ شعبہ محترم جناب مفتی عبدالرؤوف سکھروی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی سربراہی میں خدمات انجام دے رہا ہے استقبالیہ پر موجود معزز شخصیت نے بڑی محبت کے ساتھ ہمیں خوش آمدید کہا اور مختصراً ہمیں اس شعبہ کے نظام العمل اور فقاوی فقاوی فقاوی حاصل کرنے کے طریقہ کار کے بارہے میں معلومات فراہم کیں۔ دارالافتاء میں 1370ھ سے لے کراب تک تقریباً پانچ لاکھ فقاوی جاری ہو چکے ہیں جن کاریکارڈرجسٹرز کی جلد بندی میں محفوظ کیا گیا ہے ، ہر رجسٹر کو مخصوص نمبر دیا گیا ہے اوراس میں موجود ہر فتوی کوالگ الگ سلسلہ نمبر دیا گیا ہے ، یہ سب رجسٹرز مخصوص ریکارڈروم میں ترتیب کے ساتھ رکھے گئے ہیں ، ساتھ ہی یہ تنام فقاوی مین سرور میں سافٹ کاپی سلسلہ نمبر دیا گیا ہے ، یہ سب رجسٹرز مخصوص ریکارڈروم میں ترتیب کے ساتھ رکھے گئے ہیں ، ساتھ ہی یہ تنام فقاوی مین سرور میں سافٹ کاپی کی صورت میں بھی محفوظ کیے گئے ہیں جس کی تفصیلاً سسسٹم کی صورت میں بھی محفوظ کیے گئے ہیں جس کی تفصیلاً سسسٹم کو محفوظ ترین بنایا گیا ہے اور کس طرح مطلوبہ ریکارڈ حاصل کیے جاسمتھ

اس کے بعد ہمیں بالائی منزل پرواقع تخصص فی الافتاء کی درس گاہ میں لے جایا گیا جہاں پرسال اول ، دوم اور سوم کے طلبہ پڑھائی اور تمارین میں مشغول تھے اس شعبہ میں محدود تعداد میں طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے اور کئی مراحل سے گزر نے کے بعد ہی داخلے کا حصول ممکن ہوتا ہے ہر سال صرف بیس سے پچیں نشستوں کی گنجائش ہوتی ہے مجموعی طور پر تابین سال کے کورس میں ستر نشستیں مختص ہیں۔ اسی منزل پر کانفرنس روم بھی موجود ہے جس میں دور جدید کی سہولتیں مثلاً ساؤنڈ سسٹم ملٹی میڈیا بھی دستیاب ہے۔ جہاں پر مفتیان کرام بیٹھ کر نئے بیش آمدہ مسائل کے حوالے سے تبادلہ خیال کرتے ہیں اور پھر کسی ایک نتیجہ پر پہنچ کر فتوی جاری کرتے ہیں۔

رجب 1444 هـ، فروري 2023ء

صفحه نمبر:23

آئینه انجمن ، شماره نمبر : 48

دارالافتاء کی عمارت کے متعلق مجموعی طور پر بہت خوش گوار تا ژرہا۔ نہایت اعلیٰ طریقے پر ہر شعبہ کو منظم کیا گیاہے۔ عمارت کی تعمیر کا معیار بھی اعلیٰ ہے۔ جگہ جگہ لکڑی کی خوبصورت خطاطی کا کام صاحب ذوق کی کاوشوں کا منہ بوتیا ثبوت ہے جویقیناً قابل تعریف ہے بلکہ حس ذوق کا مظہ بھی سہ

اگل عمارت امور تعلیمات تھی۔ یہاں پر ہر طالب علم کا مجموعی تعلیمی ریکارڈ موجود ہے چاہے وہ مخضر مدت کے لیے ہی داخل رہا ہو۔ طلبہ کے سرپرستوں کی جانب سے کسی قسم کی معلومات حاصل کرنے کے لیے درخواست کی وصولی سے لے کر منظوری تک تنام مراحل کی تنگمیل یہاں ہوتی ہے۔ اسی طرح تعلیمی معاملات کے متعلق بیر ونی درخواستیں یہاں ہی وصول کی جاتی ہیں اور ہر قسم کی رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ یہاں سے ہم دراسات علیا کی عمارت کی طرف گامزن ہوئے جہاں پر تمام طلبہ چھ سال کی تعلیم متمل کرکے دوسالہ دورہ حدیث کے لیے داخل ہوتے ہیں جس میں کل پانچ سوطلبہ کی گخبائش ہے، درس گا ہیں ہال کی طرح ہیں اور ان کی طرز تعمیر اس طرح ہے کہ طلبہ کی نشستوں کی قطار نیچے سے اور پی جس میں کل پانچ سوطلبہ کی گخبائش ہے، درس گا ہیں ہا ہم پر استاذ کی طرف دیکھ سختا سے اور پی جا تا ہے جووہ اپنے ناشتے اور دیگر ضروریات کی ہمیں خرج کرتا ہے۔

ہماری اگلی منزل مرکزی کتب خانہ تھی جو کہ نہایت قدیم عمارت ہے لیکن اپنی طرز تعمیر میں کسی نئی عمارت سے کم نہیں ۔ کتب خانہ میں واخل ہوتے ہی دائیں طرف کیٹلاگ کے ریکس رکھے گئے ہیں جن میں ہر خانے پر سلسلہ وار نمبر موجود ہے ۔ کسی بھی کتاب کے حصول کے لیے یہاں تین حوالوں کے ذریعے کتاب تلاش کی جاسمتی ہے ، اس طریقہ کار کے مطابق پہلا حوالہ کتاب کے مصنف کے نام سے ، دو سر اکتاب کے نام سے اور تیسر ااشاعتی ادار سے کے نام سے ۔ کسی بھی حوالے سے کتاب کا مطلوبہ کار ٹیلنے کے بعد اس میں موجود ریفر نس نمبر کاؤنٹر پر فراہم کر کتاب حاصل کر سکتے ہیں اور ہال میں بیٹھ کر مطالعہ کر سکتے ہیں ۔ اس کتب خانہ میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ کتب رکھی گئی ہیں ۔ کتب کی حفاظت کے لیے خصوصاً اسٹین لیس اسٹیل کی ریکس بنوائی گئی ہیں تاکہ دیمک سے کتابیں محفوظ رہیں ۔

استقبالیہ کاؤنٹر پرہماری ملاقات لائبریری کے انچارج جناب مولانا بابرصاحب سے ہوئی جنہوں نے بڑی تفصیل سے کتب خانے کے نظام سے ہمیں آگاہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس کا نظام بذات خود محترم جناب مفتی تقی عثمانی صاحب حفظہ اللہ نے دنیا کے تمام جدیداور قدیم نظاموں کا مطالعہ کرنے کے بعد ترتیب دیا ہے جو کہ نہایت متاثر کن تھا اللہ تعالی انہیں طویل عمر عطافر مائے تاکہ وہ دین کی خدمت اسی طرح جاری رکھ سکیں۔ جناب بابر صاحب نے ہمیں کتب کی حسن ترتیب سے بھی آگاہ کیا جس میں انسانی تعلیم وتربیت، دین اسلام، قرآن حکیم، سیرت نبوی ملتی ایک تا بعین و تبع تا بعین و تبع تا بعین و تبع تا بعین و تبع تا موضوعات کا احاطہ کر دیا گیا ہے۔

کتب خانہ سے نکلے توسامنے شعبہ خواتین کی عمارت تھی جس کا محمل نظام خواتین ہی چلار ہی ہیں ،اس میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کا بھی بندوبست ہے ، پہلی جماعت سے میٹرک تک کی تعلیم دی جاتی ہے نیز دینی تعلیم میں عالمہ کا محمل کورس کروایا جاتا ہے ۔
اب ہماری منزل دارالقرآن کی عمارت تھی یہ تاین منزلہ عمارت ہے درمیان میں صحن موجود ہے ، کشادہ ہال روم میں تاین درس گاہیں تاین اسا تذہ کی زیر نگرانی جاری تھیں ۔ محترم قاری عبدالمتین صاحب نے ہمارااستقبال کرتے ہوئے تفصیلی معلومات فراہم کیں ۔ اس عمارت میں 10 سے 15 درس گاہیں جس میں ناظرہ و حفظ کی ہیں اور گردان کی چار کلا مہز ہیں علاوہ ازیں شعبہ متوسطہ میں چھٹی سے میٹرک تک کی عصری

تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

تخصص فی القراآت کے شعبہ میں سبع قراآت کی دوسالہ تعلیم دی جاتی ہے اور داخلہ صرف ان طلبہ کو دیا جاتا ہے جو مخصوص مثمر الطاپوری کرتے ہیں۔
زیارت کے لیے ہمیں قدیم قبرستان لے جایا گیا جہاں ہم نے محترم مفتی شفیع عثمانی ٹیٹٹ ، محترم مفتی رفیع عثمانی ٹیٹٹ ودیگر خاندان کے لوگوں کی
قبروں کی زیارت کی اور فاتحہ خوانی کی۔ دارالعلوم کی وسیع و عریض عظیم مسجد کی زیارت کی سعادت بھی حاصل ہموئی۔ مسجد کے ہال کی وسیع چھت
بغیر ستون کے تعمیر کی گئی ہے ، صحن اور بلیسمنٹ کی وسعت کے ساتھ مجموعی طور پر پچاس ہزار نمازیوں کی گئجائش موجود ہے ، ماہ رمضان میں تمام
سہولتوں کے ساتھ مسجد میں تقریباً تین ہزارافراد کے لیے اعتکاف کا انتظام ہے۔

دارالاقامہ (ہاسٹل) کی کل پانچ عمار تیں ہیں جن کی تعمیر یکساں ڈیزائن پر مشتمل ہے۔ تمام عمار تیں خلفاء راشدین کے نام سے منسوب ہیں دار صدیق ، دار عمر فاروق ، دارعثمان ، دارعلی اور پانچویں عمارت دارحسنین ڈٹاکٹٹڑ کے نام سے منسوب ہے ۔

ہر رہائشی کمر سے میں پانچ طلبہ کی گئجائش رکھی گئی ہے ہر طالب علم کے لیے انفرادی طور پر پنچھے ، مطالعہ کے لیے ٹیبل مع لائٹ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ اجتماعی طور پر واشنگ ایریا ، کحچن ، وضواور غسل خانے کی سہولت بھی موجود ہے یہ سب سہولتیں بلامعاوصنہ دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھے کمر سے کچن و باتھ روم کے ساتھ کرائے پر دستیاب ہیں جوصاحب حیثیت طالب علم حاصل کر سکتے ہیں۔ سیکیورٹی کا اعلیٰ انتظام ہے ہر عمارت کے مرکزی دروازے پرایک گارڈ تعینات ہے۔

ہاسٹل کا دورہ مکمل کر کے باہر آئے توساڑھے بارہ نج حکیے تھے دھوپ کی تمازت بھی بڑھ گئی تھی مسلسل طینے سے کچھ تھکاوٹ عود کر آئی تھی اور بھوک کے احساس میں بھی شدت آگئی تھی اسی کیفیت میں مطعم کی عمارت کے سامنے تھے۔ ہمیں کھانے کے لیے مطعم لے جایا گیا۔ داخل ہونے سے پہلے ہی دائیں جانب ہاتھ دھونے کی جگہ ہے۔ ہاتھ دھوکر ہم وسیع و عریض ہال میں داخل ہوئے۔ ہال میں پہلی نظر پڑتے ہی کھانے کے انتظامی معاملات نے حد درجہ متاثر کیا، صفائی کاعمدہ انتظام تھا اور کسی قسم کی ناگوار بومسوس نہیں ہوئی جیسی کہ عموماً ایسی جگھوں پر ہوتی ہے ۔ کاؤنٹر سے کھانا وصول کرنے کی ترتیب، پانی کی فراہمی پھر طلبہ کا نظم وضبط اعلیٰ انتظام کا منہ بوت تھا۔ کھانا نہا یت لذیذ اور معیاری تھا۔

جناب عبدالرحمان صاحب جنول نے پورے دورہ میں ہماری رہنمائی فرمائی تھی اپنی بہترین نواہشات کے اظہار کے بعد ہمیں الوداع کیا۔ ہم
نے ان سے دعائیہ کلمات اور تشکر کے الفاظ کے ساتھ اجازت چاہی اور بس میں پیٹھ کر اپنی اگلی منزل جامعہ بنوری ٹاؤن کی طرف روانہ
ہوگئے۔ بنوری ٹاؤن کی وسیع وعریف مسجد اور جدید سہولیات سے آراستہ دارالافتاء کا دورہ کیا۔ دورہ حدیث کی وسیع وعریف درس گاہ کو بھی
دیکھا جمال بیک وقت تقریباً 600 طلبہ موجود تھے۔ اسی طرح جامعہ میں موجود بزرگوں کی قبور پر بھی حاضری دی جن میں حضرت علامہ بنوری پھینے
اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر پھینے کی قبریں شامل ہیں۔ یمال سے ہم حب چوکی پر واقع جامعہ فاروقیہ پہنچ۔ مسجد اور درس گاہیں
دیکھیں۔ اسی طرح جامعہ کے احاطہ میں موجود قبرستان میں حاضری دی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان پھینے اور ان کے فرزند حضرت
مولانا ڈاکٹر عادل خان شہید پھینے کی قبور پر فاتحہ خوانی کی۔ وہاں سے تقریباً مغرب کے وقت قرآن اکیڈ می یاسین آباد پہنچ۔ مجموعی طور پر ہمارا یہ
مطالعاتی دورہ نبایت ہی مفید رہا۔ اللہ رب العزب تمام بزرگانِ دین کو ان کی مختوں کا خوب خوب اجر عطافر مائے اور ہمیں استطاعت کے مطالعاتی دورہ نبایت ہی مفید رہا۔ اللہ رب العزب قربائ

ما ہانہ رپورٹ برائے آئینہ انجمن

قرار اليدمي ويفنس

10 جنوری 2023ء بروز منگل کوقر آن اکیڈی ڈیفٹس کے طلباء تفریح کی غرض سے صبح10 بیجے منوڑہ ساحل پرپاکستان نیوی کے ایک ہٹ پر جانے کے لیے <mark>روانہ ہوئے ۔ جانے کا راستہ بس کے ذریعے طے کیا جبکہ واپسی پر منوڑہ سے کیماڑی بذریعہ بوٹ اور کیماڑی سے اکیڈی تک کا سفر بس پر طے کرتے ہوئے عشاء کی نماز کے وقت واپس پہنچے۔</mark>

اسی طرح مبادیاتِ علوم دینیه کورس کا ہمفتہ وار آغاز بروز ہفتہ 10 ستمبر 2022ء سے ہواجس میں "عقیدہ امل سنت"،"عربی شکلم"اور"قرآن مجید کی صرفی و نحوی ترکیب" کے مضامین شامل میں۔ حلقات و دوراتِ دینیه کے تحت تمام کلاسز بھداللہ جاری میں ۔ البتہ بروز پیر سے عربی گرامر کا ایک نئے کورس بنام"قرآنی عربی سیکھئے نہایت آسان طریقے سے "شروع کیا جا رہا ہے۔ شعبہ خوا تین کے تحت تجوید القرآن، تدبر قرآن اور قرآن اب آسان کے عنوان سے تین کورسز کا آغاز کیا گیا ہے۔

مدرسة القرآن للحفظ والقراءة میں تمین شعبہ جات شعبہ حفظ قرآن ، شعبہ ناظرہ قرآن اور شعبہ قاعدہ کے تحت بنین و بنات میں تدریس جاری ہے۔ وفاق الدارس کے تحت شعبہ حفظ کے 11 بچے مورخہ 9 فروری 2023ء بروز جمعرات جبکہ 2 بچیاں مورخہ 12 فروری 2023ء بروز اتوار امتحان میں شرکت کریں گے ۔ ماہِ جنوری 2023ء میں دوسر ااورچوتھا جمعہ نگرانِ انجمن وامیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ صاحب نے پڑھایا۔

قرار اليدمي ليين آباد

رجوع الی القرآن کورس (سال او<mark>ل سیحشن اسے) میں موج</mark>ودہ طلبا وطالبات 95میں ، جب کہ کل حاضری 77افراد کی رہی۔ رجوع الی القرآن کورس (سال اول سیحشن بی) میں موجود طلبہ کی تعداد 15 ، جب کہ حاضرین 13 میں۔ رجوع الی القرآن کورس (سال دوم) میں موجودہ طلبا و طالبات 40 میں ، جب کہ حاضری 32افراد کی رہی۔

رجوع الی القرآن کورس کے تحت خصوصی محاضرات ولیکچرز میں "اسلام کی نشاۃ ٹانیہ کرنے کا اصل کام (فکر اسلامی)"، "عقیدہ ختم نبوت (خصوصی محاضرہ)"اور" فتنہ قادیا نیت (خصوصی محاضرہ)" کے عنوان سے تین محاضرات ہوئے جن میں شرکاء کی تعداد 125سے 135 تک رہی۔ تدریس کی ذمہ داری بالتر تیب مدیر تعلیم انجمن خدام القرآن ڈاکٹر محدالیاس صاحب، جناب تیسر علی صاحب اور مولوی عبدالحیّ مطمئن صاحب نے اداکی۔

公公

طقات و دورات (short Courses) کے تحت کل 24 کور برز جاری ہیں: جن میں "عربی گرامر برائے قرآن فہمی"، "بنیادی عربی گرامر مع لفظی ترجمہ"، "مطالعہ قرآن حکیم"، قرآن حکیم کی صرفی و نحوی تحلیل"، قرآن فہمی کورس (زیراہتمام تنظیم اسلامی فیڈرل بی ایریا)"، "مطالعہ حدیث (اتوار)"، "تربیت برائے خادمین"، "مختصر درسِ حدیث (اہلِ محلہ /نمازی حضرات)"، "قرآن کے ساتھ سفر (پارہ 30)"، "نمازسے متصل ترجمہ قرآن"، "درسِ قرآن /اصلاحی خطاب (نمازی حضرات)"، "مطالبات قرآن"، "دروس اللغة العربیہ (جزاول)"، "دراسات دینیہ"، "عربی گرامر (سنڈے)"، "دورہ ترجمہ قرآن"، "تجوید القرآن (سہ پہر)"، "تجوید القرآن (ایڈوانس)"، "دروس اللغة العربیہ (جزاول)"، "دراسات دینیہ"، "عربی گرامر (سنڈے)"، "دورہ ترجمہ قرآن"، "تجوید القرآن (سہ پہر)"، "تجوید القرآن (ایڈوانس)"، "دروس اللغة العربیہ (جزنانی)"، "دکام ومسائل وطہارت و نماز (خواتین)"، "عقیدہ وفقہ کورس" اور "پیغام قرآن کورس" شامل ہیں۔ طلبہ وطالبات کی تعداد کم از کم چار اور زیادہ سے زیادہ چالیس تک رہتی ہے۔

مدرسة القرآن للحفظ والقراءة میں رواں ماہ شعبہ حفظ کل وقتی اور درجہ ناظرہ کے تحت اوسط حاضری 92فیصد رہی۔

علاوہ ازیں الحدللہ صبح اسا تذہ کرام نشر کت دعامیں درس قرآن کا اہتمام فرمارہے ہیں اور یومیہ درس گاہوں میں قرآن حکیم کی تلاوت کو بہتر کرنے کے لیے مثق کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جب کہ شعبہ حفظ میں ہفتہ وار مختلف تعلیمی و تربیتی نشستوں کا اہتمام بھی کرایا جارہاہے ۔ اس کے علاوہ شعبہ حفظ کے طلبہ کرام کوچالیس مسنون دعائیں اورچالیس احادیث مبارکہ مع متن و ترجمہ زبانی یا د کرانے کے ساتھ ساتھ آ داب زندگی کا بھی مطالعہ کرایا جا تا ہے ۔

(ب) شعبہ مدرسة البنین والبنات (سه پهر 02:30 تا 4:30 میں درجہ قاعدہ کے تحت کل 147 طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں۔ جب کہ درجہ ناظرہ میں کل 88 طلبہ و طالبات شریک ہیں۔ اس کے علاوہ ماہ روال درجہ قاعدہ میں آٹھ طلبہ اور تبین طالبات کو داخلہ دیا گیا۔ ہفتہ وار بروز جمعہ طلبہ وطالبات کو کلمے ومسنون دعائیں یاد کرانے کا اہتمام کیا گیا۔

مغرب تاعشاء حلقہ برائے ناظرہ قرآن ٰحکیم منعقد ہوتا ہے جس میں مقیم طلبہ کرام ،امل محلہ وگرد و نواح سے صنرات اورادارہ طذا کے خادمین سبق یاد کرنے کے لیے تشریف لاتے ہیں ۔ جن کی مجموعی تعداد 30ہیں ۔ حلقہ تجویدالقرآن کے تحت الحد للّٰد بعد نماز ظهر رجوع الی القرآن کورس سال اول و دوم کے طلبہ کوقرآن مجیدکی مثق کروائی جاتی ہے ۔

معہذا مسجد جامع القرآن میں خطبات جمعہ بالتر تیب جناب عاطف محمود صاحب، جناب مجدار شد صاحب اور آخری دونوں خطبات جمعہ مدیرادارہ طذا جناب سید سلیم الدین صاحب نے پڑھائے جن کے موضوعات فتنہ دجال (صہ اول)، صلہ رحمی، حصول ایمان حقیقی اور حقیقتِ نفاق تھے۔ جن کا دورانیہ 40 منٹ تھا۔ شعبہ تصنیف و تالیف بجداللہ اپنا کام مختلف جہات (مفوصنہ کاموں) میں جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس ماہ منتخب نصاب مشتمل بردو مجلد میں سے پہلی جلد کی تصحیح کا کام محمل کیا گیا۔ یہ کتاب پہلے سے طبع شدہ ہے، البتہ اعادہ طباعت کے لیے اسے از سر نومر تب کرکے تصحیح کی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب بھی گئی۔ کا نقلائی منشور کی تصحیح، اور محترم عاطف وحد صاحب کے بیان "معیشتِ اسلام" کی ٹرانسکرپشن بھی کی گئی۔

رجوع الى القرآن كورس سال اول 23 – 2022 ميں تقريباً 36 خوا تين اور 17 حضرات مثر كت كررہے ہيں ۔

رواں ماہ دس فکری محاضر ہے منعقد ہوئے:

مدرس	موضوع	مدرس	موضوع
جناب عاطف محمود صاحب	سفر آخرت کے مراحل	صدرِانجمن جناب انجينئر نعمان اختر صاحب	جها د فی سبسل لله
جناب ڈاکٹر محدالیاس صاحب	ا بلیس کی مجلسِ شور می	جناب عاطف محمود صاحب	احكام ميت
جناب عبدالحئي مطمئن صاحب	فتنهٔ قادیا نیت	جناب تيسر على صاحب	عقيده ختمِ نبوت
جناب محمد ہاشم صاحب	اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور کرنے کا اصل کام	جناب ڈاکٹر محدالیاس صاحب	اجتماعیت اور بیعت کی اہمیت
		صدرِانجمن جناب انجينئر نعمان اختر صاحب	درس کی تیاری کیسے کریں ؟

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 48 مرجب 1444 هـ ، فروري 2023 -

اسی طرح الحدللد مدرسة القرآن للحفظ والقراءة للبنین والبنات میں بھی تدریس کا عمل بحن و خوبی جاری ہے۔ اس ماہ مشتما ہی امتحان منعقد کیا گیا۔ جس کے نتائج بھی جاری کر دیئے گئے۔ شعبہ خواتین کے تحت ناظرہ قرآن کی خواتین کے لیے سیرت النبی سٹی آپیم (نبوت سے پہلے کے حالات)، نبوت و رسالت سے سر فرازی (دعوت اور پیش آمدہ مصائب) واعلانیہ تبلیغ اور مخالفین کاردِ عمل کے موضوعات پر خصوصی لیکچ زمنعقد کیے گئے۔ شعبہ خواتین کے تحت ناظرہ قرآن کی خواتین کے لیے "اصلاح نیت" کے موضوع پر تربیتی لیکچ منعقد کیا گیا۔ ناظرہ قرآن کی طالبات کے لیے "صلہ رحمی" اور "عملِ صالح (سورۃ العصر کی روشنی میں) وزلزلوں کی پیشن گوئیاں اور سورۃ الزلزال " کے موضوعات پر خصوصی لیکچ زمنعقد ہوئے۔ درجہ قاعدہ کی طالبات کے لیے "بڑوں کی عزت (والدین کا ادب) " کے موضوع پر تربیتی لیکچ منعقد ہوا۔ اسی طرح خواتین میں " جنت کی نعمتیں " کے موضوع پر ماہا نہ در سِ قرآن منعقد ہوا۔

حلقات و دورات و دینیہ کے تحت شعبہ خوا تین میں "امور خانہ داری تربیتی کورس(ایڈوانس)" جاری ہے ۔ جس میں 13 خوا تین شرکت کررہی ہیں۔ 5خوا تین نے 6ماہ کاکورس مکمل کیا ، جن کوسند فراہم کی گئی۔

دى ہو اِسلام اَسكول

گرلز سیخش میں اسا تذہ کے لیے سہ روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اور بوائز سیخش میں اساتذہ کے لیے ایک روزہ ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اور اسکول میں سیحنڈٹرم امتخانات بھی منعقد ہوئے۔

> ر. قرار انسٹیو ٹیستارجوہر

ر فراز انسیٹور طیفی آبو

رجوع الی القرآن کورس سالِ اوّل بحمداللہ حسن وخوبی کے ساتھ جاری ہے۔ مدرسۃ القرآن برائے قاعدہ و ناظرہ کے تحت صبح 9تا12 ہیجے اور دوپہر ظهر تا عصر بچوں کے لیے قاعدہ و ناظرہ قرآن اور آ دابِ زندگی کی تعلیم کاسلسلہ جاری ہے۔ مغرب تا عشاء بالغان کے لیے ناظرہ قرآن کااہتمام کیا جاتا ہے۔ دوپہر کے اوقات میں ہفتہ اورا توارکے روز تفہیم الاسلام ویک اینڈ کورس جاری ہے۔

دورانِ ماه رجوع الى القربة ن كورس ميں (4) خصوصي ليكچر ز كا انعقاد بهوا :

1 ـ اجتماعیت اور بیعت کی اہمیت 2 ـ درسِ قرآن کی تیاری کیسے ؟ 3 ـ عقیدهٔ ختمِ نبوت 4 ـ میرا گھر میری ذمہ داری

قرآن مركز لاندنجر

مدرسة القرآن میں حفظ القرآن اور ناظرہ وقاعدہ کی کلا سز میں تدریس باقاعدگی سے جاری ہے۔ شعبہ حفظ میں ایک طالب علم نے تنحمیل کی سعادت حاصل کی۔ دعوت و تبلیغ کے تحت ہفتہ وار درس قرآن کا انعقاد جاری ہے۔ ناظم مرکز جناب مجد ہاشم صاحب مدرّس کی ذمہ داری اداکر ہے ہیں ،جس میں سورۃ الشواری کا مطالعہ جاری ہے۔ تنظیم اسلامی لانڈھی کے زیراہتمام ماہانہ درس قرآن و حدیث کا اہتمام کیا گیا، جس میں "عظمتِ قرآن "کے موضوع پر مجد سہیل راؤ صاحب نے خطاب فرمایا۔

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 48 تينه انجمن ، شماره نمبر : 28



مطالبات قرآن:

قرآن حکیم کے منتخب نصاب پر مبنی "مطالباتِ قرآن " کے عنوان سے ۱۹۷ کے لیے قرآن اسٹوڈیو میں نگرانِ انجمن محترم شجاع الدین شخ صاحب طِظِیُّ کی 35-35 منٹ پر مشتل ویڈیوریکارڈ نگز کا سلسلہ جاری ہے ۔ الحرلٹداس سلسلہ کے دوپروگرام ۹۲ پر ہفتہ اورا توارکی شام 4 بجے نشر ہو رہے میں ۔ اب تک اس سلسلہ کے 37 پروگرام ریکارڈ ہو جکے میں جوکہ ۹۲ کوایڈیٹنگ کے بعد فراہم کیے جا جکے میں ۔

منتخب نصاب (رجوع الى القرآن كورس):

قرآن اکیڈی ڈیفنس میں مدیر تعلیمات ڈاکٹر محمدالیاس صاحب کی منتخب نصاب کی کلائمز کی ویڈیوریکارڈنگ کے سلسلہ کا آغاز کیا گیا ہے جو کہ بعد ازاں LMS پر مستقبل قریب میں شامل کیا جائے گا۔ ماہِ نومبر تک اس سلسلہ کی Self-paced کورس میں شامل کیا جائے گا۔ ماہِ نومبر تک اس سلسلہ کی 86 کلائمز ریکارڈ کی جاچکی ہیں ۔

قرآن کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرہ:

قرآنِ پاک کی بے حرمتی کے خلاف تنظیم اسلامی کی جانب سے حکومتِ وقت اور قومی و بین الاقوامی میڈیا کے سامنے احجاج ریکارڈ کروایا گیا،جس میں امیرِ تنظیم اسلامی و دیگر مقررین نے خطاب کیا ،اس احجاج کا انعقاد حسبِ سالبق کراچی پریس کلب پر کیا گیا۔جس کی مکمل کاروائی شعبہ ملٹی میڈیا کی جانب سے ریکارڈ کی گئی اورامیرِ تنظیم کے خطاب کواسی روزاستفادہ عام کے لئے شائع بھی کردیا گیا۔

نظريه پاکستان سے انحراف اور پاکستان کا مستقبل:

جامع مسجدِ شا دمان میں امیرِ تنظیم نے نظریہ پاکستان سے انحراف اور پاکستان کا مستقبل کے عنوان سے خطاب کیا، جس کی آڈیوریکارڈنگ کی گئی، بعداز آں اس کوویڈیو کی شکل دیے کراستفادہ عام کے لیئے شائع کر دیا گیا۔

نقباء نوط بك:

ناظمِ <mark>اعلیٰ تنظیمِ اسلامی ڈاکٹر عطاء الرحمٰن عارف صاحب کی جانب سے فراہم کردہ خاکے کوپریز ینٹیشن کی شکل دیے کرمر کز کوفراہم کیاگیا۔</mark>

پاکستان کے مسائل اوران کا حل:

"نظیم اسلامی حلقۃ اسلام آباد کے تحت منعقدہ پروگرام میں امیرِ تنظیم اسلامی نے پاکستان کے مسائل اوران کے حل کی جانب روشنی ڈالی ، شعبہ ملٹی میڈیا کی جانب سے اس پروگرام کے سلسلے میں ایس ایم ڈی کی تنصیب میں معاونت فراہم کی گئی اور بعدازاں اس پروگرام کی ریکا رڈنگ کوایڈٹ کرکے حلقۃ اسلام آباد کوارسال کردی گئی۔

رجب 444 [هر، فروري 2023ء

صفحه نمبر: 29

آئينه الجمن ، شماره نمبر : 48

جها د فی سبیل اللہ: رجوع الی القرآن کورس، جہاد فی سبیل اللہ کے عنوان سے خصوصی محاضرات کے ذیل میں طلبا کے لیے لیکچر دیا گیا، اس کی پریزیلیشن کی تیاری اور ریکارڈنگ کااہتمام کیاگیا۔ رجوع الى القرآن كورس (2024 – 2023) : رجوع الی القرآن کورس برائے سال 2023-24 کے لئے تشہیری مواد کی تیاری میں شعبہ ملٹی میڈیا کی جانب سے شعبہ تعلیمات کومعاونت فراہم کی گئی۔ پالىسى اسىمىمنىك، ئىظىم اسلامى: ۔ رجوع الی القرآن کورس، جہاد فی سبلی اللہ کے عنوان سے خصوصی محاضرات کے ذیل میں طلباء کے لئے لیکچر دیا گیا، اس کی پریزینٹیشن کی تیاری اور ریکارڈنگ کااہتمام کیا گیا۔ زمانه گواه ہے: مر کزی انجمن خدّام القریّان ، لاہور کی جانب سے پروگرام زمانہ گواہ ہے میں ورچول مثر کت کے لئے مفتی منیب الرحمٰن صاحب کاانٹر ویوریکارڈ کیا گیا ، بعداز س اس ریکارڈنگ کوا مجمن لاہور کوریکارڈنگ ارسال کردی گئی۔ رجوع الى القرآن كورس ، كوئز پروگرام : کوئز پروگرام کی پریز نیٹیشن کی تیاری اور کیمر ہے کی مدد سے پروجیکشن کی گئی ، ساتھ ساتھ آن لائن طلباء کے لئے نشر بھی کیا گیا۔ خطبات جمعه (نگران الجمن شجاع الدین شيخ صاحب الله): ۔ ماہِ جنوری 2023ء میں مسجد جامع القرآن (قرآن اکیڈمی ڈیفنس) میں نگرانِ انجمن شجاع الدین شیخ صاحب کے درج ذیل موضوعات پر ہونے والے خطباتِ جمعہ کی ویڈیوریکارڈ نگز کی گئیں جنہیں مرکز تنظیم اسلامی کے یوٹیوب چینل کے علاوہ انجمن کے آفیشل یوٹیوب چینلز پراپلوڈ کیا گیا: 1 - معیشت کی تنگی، سبب اور حل ______ 2-الله کاسایه پانے والے سات خوش قسمت افراد خطبات جمعه (محترم عامرخان صاحب): ماہِ جنوری 2023ء میں جامع مسجد شادمان ٹاؤن میں محترم عامر خان صاحب کے درج ذیل موضوعات پر ہونے والے خطباتِ جمعہ کی آڈیوریکارڈ نگز کی گئیں جنہیں الجمن کے ویب سائٹ پراپلوڈ کیا گیا: 2-معیشت تنگ ہونے کے اسباب 1-سفرِ ہ خرت کے مراحل|سورۃ الزمر کی روشنی میں (ھے، 4) 4- فكرالله يادِ خداس غافل كرنے والے عوامل سورة المنافقون آيات 9 تا 11 ورسس قرآن واسكام: درسِ قرآن ڈاٹ کام کو نگرانِ انجمن شجاع الدین شیخ صاحب کی متفرق عنوان کے تحت دوعد دپانچ منٹ دورا نیہ کی ریکارڈ نگز فراہم کی گئی۔ روشني (ريديوپاکستان): ریڈیو پاکستان پرروشنی کے عنوان سے نشر ہونے والے پروگرام کے لیے نگرانِ انجمن شجاع الدین شیخ صاحب کے 3 لیکچر زرمیکارڈ کرکے ان کی آڈیو ریکارڈنگ ریڈیو پاکستان کو فراہم کی کئیں۔ تربیتی نشست برائے امراء ومعاونین، تنظیم اسلامی :

آئينه انجمن ، شماره نمبر : 47 منبر : 30 منبر : 44 منبر : 30 منبر : 30 منبر : 30 منبر : 44 منبر : 30 منبر : 40 منبر :

امیرِ تنظیمِ اسلامی شجاع الدین شیخ صاحب کی ویڈیوریکارڈنگ فائن ایڈٹ کے بعد مرکز تنظیمِ اسلامی کوفراہم کردی گئی۔

الجمن خدّام القران اغراض مفاصِد

الجمر في مم القران بنده، كليمي رجسطرة

ا بجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے قیام کا مقصدو منبع ایمان اور سرچشمہ یقین قرآنِ حکیم کے علم و حکمت کی وسیع پیمانے اور اعلیٰ علمی سطح پر تشہیر واشاعت ہے۔ تاکہ اُمت مسلمہ کے فہیم عناصر میں تجدید ایمان کی ایک عمومی تحریک برپا ہوجائے اور اس طرح اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی کی راہ ہموار ہوسکے۔

الجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی کے اغراض ومقاصد:

🖈 عربی زبان کی تعلیم و ترویج۔

🖈 قرآن مجید کے مطالعے کی عام ترغیب و تشویق۔

🖈 علومِ قرآنی کی عمومی نشر واشاعت ۔

﴿ السِيعِ نوجوانوں کی مناسب تعلیم وتر بیت جو تعلّم و تعلیم قرآن کواپنا مقصدِ زندگی بنالیں ، اور ﴿ ﴾ السِيعِ وَ مِن اللّٰهِ عَلَى سطح ، بیشر کر سکہ ﴿ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى سطح ، بیشر کر سکہ ﴿ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ عَلَى سطح ، بیشر کر سکہ ﴿ اللّٰهِ اللّٰهُ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ اللّٰهِ الللّٰهِ

🖈 ایک ایسی قرآن اکیڈمی کا قیام جو قرآنِ حکیم کے فلسفہ و حکمت کووقت کی اعلیٰ ترین علمی سطح پرپیش کرسکے۔

